راجِ مُنیر

لائبریری
1 1
۱۹۳۹

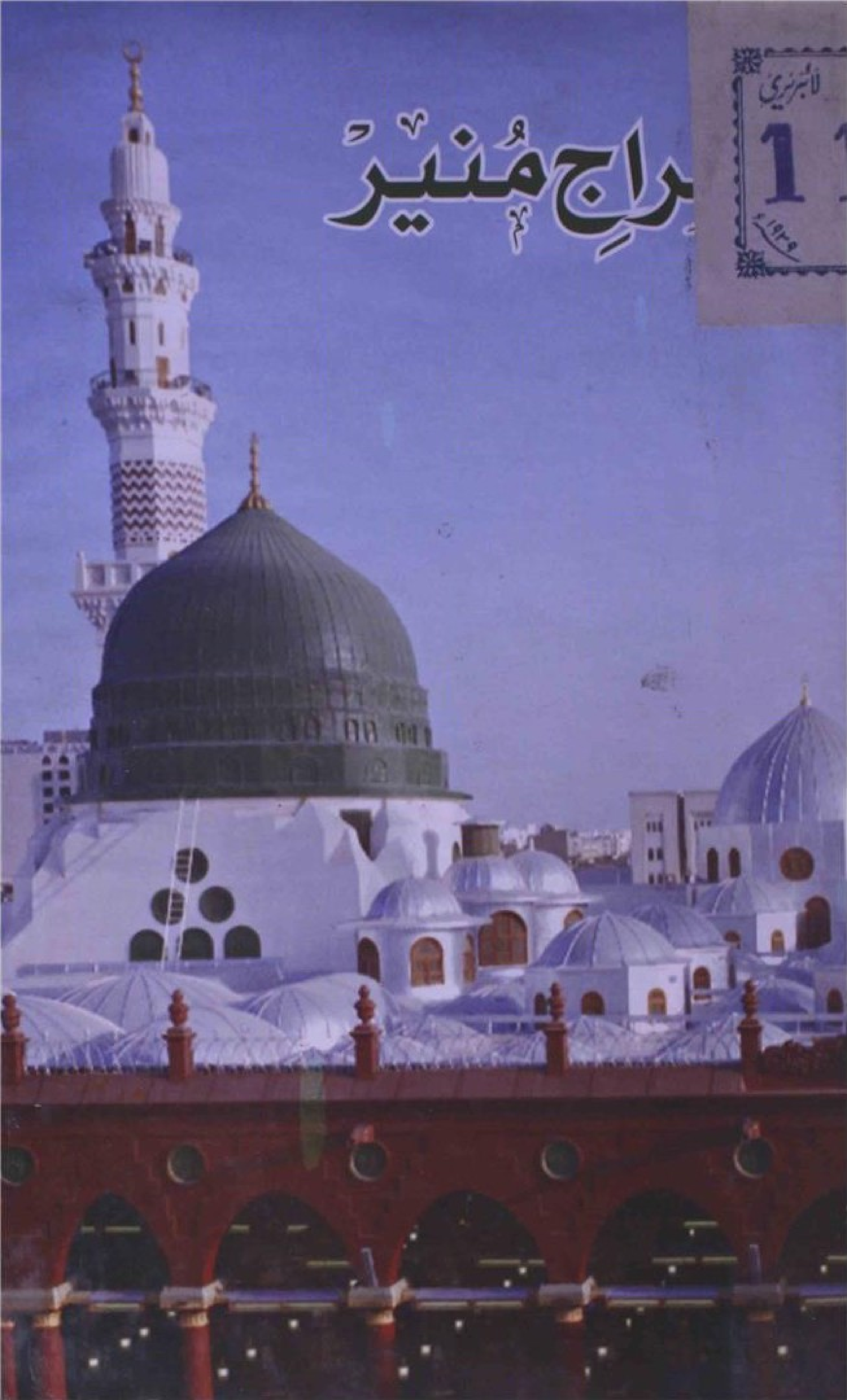

COMPLIMENTARY BOOK
National Council for Promotion
of Urdu Language
Jasola, New Delhi

سراج منیر

رب پہ ایمان مصطفیٰؐ سے ہے
دل مسلمان مصطفیٰؐ سے ہے
بخت میرا کہ اے خلشؔ نسبت
مثلِ حسانؓ مصطفیٰؐ سے ہے

اقبال خلشؔ

Siraj e Muneer

(Collection Hamd and Naat)

By.Iqbal Khalish
Tekripura,AKOT,Dist.Akola(M.S.)
Mob. : 9822724299

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

✦ کتاب کا نام	سراجِ منیر (نعتیہ مجموعہ)
✦ شاعر	اقبال خلشؔ
✦ سنِ اشاعت	جنوری ۲۰۱۳ء
✦ ضخامت	۱۲۸ر صفحات
✦ طباعت	ساجد اردو پریس، اکولہ
✦ کمپوزنگ	ضمیر ساجدؔ (الفاظ کمپیوٹر)
✦ سرورق	ساجدؔ ڈیجیٹل، مومن پورہ، اکولہ
✦ تعداد	۵۰۰ (پانچ سو)
✦ قیمت	ایک سو پچاس روپے
✦ ناشر	(مولوی محمد رفیق شادؔ ندوی)

IQBAL LIBRARY, BHOPAL
Accession No. 11643
Class ... الو
Book No. 11643
Date 6/3/2014
منظومات نعتیہ

COMPLIMENTARY
National Council for Promotion of Urdu Language
Jasola, New Delhi

✦ ملنے کا پتہ ✦

اقبال خلشؔ، ٹیکری پورہ۔ آکوٹ (444101) ضلع اکولہ
Mobile : 9822724299

انتساب

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور

اور اُن کے ہم عصر نعت گو شعراء کے نام

جن سے چل کر یہ فن ہم تک پہنچا۔

IQBAL LIBRARY
& PUBLI READING ROOM (REGD.)
IQBA . MAIDAN BHOPAL (M. P.)
Pin Code 462001 PHONE 2542659
POST BOX No. 29

اقبال خلشؔ

سخنوری کا شرف میرے نام تک پہنچا
زہے نصیب کہ مَیں اِس مقام تک پہنچا
علیؓ سے ، ابنِ رواحہؓ سے ، ابنِ ثابتؓ سے
شعورِ نعت چلا اِس غلام تک پہنچا

آپؐ سے یوں فیض تھے پائے ہوئے
عشق سے ایماں تھے گرمائے ہوئے
تھے بڑے خوش بخت صدّیقؓ و عمرؓ
روضۂ اطہر میں ہمسائے ہوئے

پیش لفظ

نعت تقدیسی شاعری کی اہم اور معروف صنف ہے۔ کسی اُمتی کی رسولؐ سے نسبت، محبت اور عقیدت کا والہانہ اظہار جس شعری صنف میں کیا جاتا ہے وہی 'نعت' کہلاتی ہے۔ نعت نگاری کی روایت حضرت محمدؐ کی ولادت کے ساتھ ہی پروان چڑھی۔ اگرچہ آپؐ سے قبل بھی کتبِ آسمانی میں آپؐ کے اوصاف بیان ہو چکے تھے۔ آپؐ کی شانِ اقدس میں سب سے پہلے آپؐ کے چچا ابوطالب کی زبانِ مبارک سے مدحت کے پھول جھڑے۔ اس وقت آپؐ کی دعوت کے خلاف مشرکینِ مکہ متحد ہو گئے تھے۔ ابوسفیان مخالف گروہ کا سربراہ تھا۔ ابوطالب نے ایسے سنگین حالات میں آپؐ کی ذاتِ اقدس کو اہلِ قریش کے تمام قبیلوں کے افراد میں سب سے افضل و سر بلند، معزز و محترم قرار دیا۔ ابوطالب کا یہ قصیدہ عربی کی پہلی نعت ہے۔ بعد میں یہ سلسلہ متواتر جاری رہا۔ اور نعتیہ شاعری کا ایک علیحدہ دبستان ہی عرب میں 'مدحة النبويه' کے نام سے قائم ہو گیا۔ فارسی ادب میں بھی نعتیہ اثاثہ کی کمی نہیں۔ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' نعتیہ ادب کا سب سے مختصر مگر جامع مصرع ہے جو بڑی بڑی اور طویل نعتوں پر بھاری ہے۔ اردو میں نعت کی روایت عربی فارسی سے ہوتی ہوئی آئی ہے۔ اگرچہ عربی فارسی کی طرح اردو میں نعت نگاری کو فروغ حاصل ہُوا لیکن عربی فارسی کی طرح کوئی نعت اردو میں معروف و مقبول نہیں ہوئی، نہ ہی کسی نعت کو ویسا ادبی وقار حاصل ہُوا۔ صرف مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کی بعض نعتوں اور سلاموں کو مقبولیت اور وقار برصغیر میں حاصل ہُوا اور محسن کاکوروی کے نعتیہ قصیدے کی ادبی حیثیت بھی تسلیم کی گئی۔ اس کسمپرسی کے باوجود اردو میں برابر نعتیں لکھی جا رہی ہیں اور نہایت خوبصورت مجموعے منظرِ عام پر آ رہے ہیں۔

سرزمینِ برار میں اقبال خلش ایک سنجیدہ اپنے فن میں مخلص و باوقار شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ 'اثاثہ' اور 'خلش باقی ہے' یہ دو مجموعۂ شاعری ان کے منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ کلام کی پختگی، معنی آفرینی اور شعری نغمگی کے لحاظ سے ان کے کلام نے اپنا لوہا منوا لیا ہے۔

ان کے اشعار کے باطن میں خلش کے اندرون کا چشمہ جذبات و کیفیات کے دھاروں میں پھوٹ پڑتا ہے۔ خلش بہت حساس شاعر ہیں۔ واقعات و حادثاتِ زمانہ کا وہ بہت جلد اثر لیتے ہیں اور

انھیں احساسات کو شعر کے پیکر میں ڈھال لیتے ہیں۔ان کی شاعری میں آمد کا جھرنا ہمیشہ رواں رہتا ہے، آورد' کی طرف ان کی طبیعت مائل ہی نہیں ہوتی۔ان کی یہ صلاحیت اکتسابی نہیں فیضانِ الہیٰ کا نتیجہ ہے۔زبان کی تہذیب،خیالات میں تنوع،فکر کی تہہ داری،جذبات میں تموج اور احساسات کی شیرازہ بندی ان کی شاعری کا وصفِ خاص ہے۔عروض کی نزاکتوں اور صنعتوں کے حُسن کو برتنے کا ہنر وہ خوب جانتے ہیں۔شعری جمال اور ئے و آہنگ کا خیال ان کے اشعار کو رنگینی و نغمگی سے ہمکنار کرتا ہے۔

خلشؔ لفظوں کے معنوی سحر کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں،جس کی وجہ سے ان کے یہاں بات میں بات پیدا ہو جاتی ہے۔ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟''خلشؔ باقی ہے'' یہ ان کے مجموعۂ کلام کا نام ہے۔اب 'خلشؔ ' کے معنوی حُسن اور اس کے مختلف پہلو پر سر دھنیئے۔اپنے بیشتر مقاطع میں اقبال خلشؔ نے اپنے تخلص کا ایسا ہی جادو جگایا ہے۔خلشؔ اشتقاقِ لفظی کے قواعد سے بخوبی واقف ہیں اور ان ہی مصادر کا بامعنی استعمال کرتے ہیں۔اس کے لیے علم الصرف سے کماحقہ واقفیت ضروری ہے۔خلشؔ نے ایسے مصادر کا بخوبی استعمال کیا ہے ؎

خدا سے سرکشی کا مرتکب، ابلیس کہلائے
جسے اللہ رد کردے سدا مردود رہتا ہے

یہاں لفظ 'رد' اور 'مردود' میں اشتقاقی نسبت ہے۔

مہاجر ہی رہوگے زندگی بھر
خبر ہے پھر بھی ہجرت کر رہے ہو

جب بصارت کو حاصل بصیرت ہوئی
ذرّہ ذرّہ میں جلوہ ترا عام تھا

غزلوں کی طرح شعری صنعتوں اور فن کی باریکیوں کا خیال خلشؔ نعتوں میں بھی رکھتے ہیں۔ان کی نعتوں میں عقیدت، شعریت وشریعت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔فنِ نعت گوئی جیسے ''تیغ دودم'' سے تعبیر کیا گیا ہے، خلشؔ اس راہ میں بھی کامران و کامیاب نظر آتے ہیں۔تغزل و تقدس ان کی نعتوں میں یکجا ہو گئے ہیں۔نعتیہ موضوعات میں وہ روایتوں کے امین ہیں۔اس لیے ضعیف و کمزور روایتیں بھی ان کی نعتوں میں جگہ پا چکی ہیں لیکن ''مستند ہے مرا فرمایا ہوا'' پر انھیں اصرار نہیں۔وہ

نعتیہ اشعار کی تخلیق میں محتاط قدم بھی اُٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتوں میں افراط وتفریط کی گرم بازاری نہیں اور نہ ہی استفسار واستخفاف کا پہلو غالب رہتا ہے۔ حبِ رسولؐ کی تمام تر توانائیوں کا پرتو ان کی نعتوں میں عیاں ہے۔

اپنے نعتیہ مجموعے کا نام انھوں نے ''سراجِ منیر'' رکھا ہے۔ یہ قرآنی ترکیب ہے۔ لیکن اس کی نسبتِ صفتی کو بعض علماء کرام قرآنِ حکیم سے جوڑتے ہیں اور بعض آپؐ کی صفتِ محمودہ میں شمار کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں آپؐ کی یہ دعاء بھی درج ہے جس میں آپؐ نے اپنے جسم کو نورانی بنادینے کی دعاء کی ہے۔ بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں جس سے آپؐ کے نورانی جسم ہونے پر دلالت کی جاتی ہے۔ بہر حال! خلش کو آپؐ کی صفتِ نور عزیز ہے اور اسی وصفِ رسولؐ کو انھوں نے بارہا اپنے اشعار میں مختلف انداز میں برتا ہے۔ دراصل حضورؐ کی یہی صفت نور ہے جس کی وسعت، نور کی وسعت کی طرح مختلف الابعاد ہے۔ اردو شعراء نے ''نور ناموں'' میں اسے نہایت فراخی سے برتا ہے اور اس کے بیسیوں معنوی پہلو نکالے ہیں۔ مثنویوں میں اس کی تفصیل کی تو گنجائش نکل آتی ہے مگر خلش نے چھوٹی چھوٹی ترکیبوں میں اس صفتِ نور کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ ان الفاظ کی معنوی وسعت دیدنی ہوجاتی ہے۔ مثلاً

یہاں صرف خیر ہے شر نہیں، یہاں تیرگی کا گذر نہیں
اے غریقِ ظلمتِ کفر آ، کہ تری نجات ہے روشنی
اے خلش وہ اسریٰ کی رات ہو، شبِ قدر ہو کہ شبِ براءت
جسے اُنؐ سے نسبتِ خاص ہے، وہ ہر ایک رات ہے روشنی

ان اشعار میں مناسبت لفظی کی صفت لفظ روشنی کے کتنے ہالے بنارہی ہے۔ معراج، قدر اور براءت کی راتیں اگر چہ اندھیاری ہیں لیکن آپؐ کی نسبت پاکر کیسی نورانی اور روشن ہوگئی ہیں!! آپؐ کی ذات کی تابانی اور روشنی کے دائرے خلش نے اشعار میں نہایت فنی چابکدستی سے سجائے ہیں اور روشن معنوں کی ایسی تنویر سجائی ہے کہ آپؐ کی صفت نورانی آنکھوں میں اتر کر دل کو منور کردیتی ہے۔

شبیہہ نور سے تعبیر ہے محمدؐ کی ہلال وشمس میں تنویر ہے محمدؐ کی

تھا جو فارس کا سلمانؓ جویائے حق ''جب مدینہ گیا روشنی مل گئی''

گمرہی کے اندھیرے میں گم تھا عرب نور اُترا تو تابندگی مل گئی

آپ کی صفاتِ نورانی کے علاوہ اقبال خلش نے حضورؐ کی مدح سرائی کے لیے دوسرے اوصاف و کمالات کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔ آپ کی رحمت اللعٰلمینی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کے شعری پیکر ان کی نعتیہ شاعری کی سربلندی و سرفرازی میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ مدحت طرازی کا ان کا اسلوب عقیدت کی فراوانی میں شریعت سے منحرف نہیں ہوتا ؎

خدا نے وعدہ کیا رفعنا لک ذکرک اذان کیا ہے یہ تشہیر ہے محمدؐ کی

اگرچہ اذان صلوٰۃ وفلاح کے لیے دعوت نامہ ہے لیکن اس کے بعد جو دعاء مستحب ہے اس میں حضورؐ کے مقامِ محمود کے وعدے کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔ اس اعتبار سے اذان تشہیرِ محمد بھی قرار پاتی ہے۔ شاعر نے اگرچہ یہ نیا نکتہ پیدا کیا ہے لیکن وہ شریعت کے اصولوں سے نہیں ٹکراتا۔ شاعر نے صنعتوں کے استعمال کے ذریعہ اوصافِ رسولؐ کے مضامین میں شعریت کے نہایت دلکش رنگ بھرے ہیں اور معنوی حُسن کو بڑھایا ہے ؎

نعمتِ اتباعِ نبی مل گئی راستہ وہ مِلا راستی مل گئی

یہاں راستہ اور راستی میں تجنیس کے استعمال نے معنوی حسن پیدا کر دیا ہے۔ شاعر کہنا چاہتا ہے کہ نبیؐ کی اتباع کا راستہ ہی دراصل ''راستی'' یعنی سچائی ہے اور 'سیدھا' ہے۔ لفظ 'راستی' کے معنوی ابعاد یہاں دیکھتے بنتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شعر میں ''درود'' اور 'ورود' کے استعمال سے تجنیس مضارع کا حسن در آیا ہے ؎

جہاں ہر زباں پہ درود ہے' وہاں روشنی کا ورود ہے
وہاں برکتوں کا وجود ہے' وہاں شش جہات ہے روشنی

خلش الفاظ کے معنوں کے ساتھ کھیلنے کا ہنر جانتے ہیں۔ 'سیاہی' اور 'روشنائی' دو مختلف الفاظ ہیں مگر ان کے معنی ایک ہی ہیں۔ ان میں معنوی بُعد خلش نے اس طرح پیدا کر دیا ہے کہ زبان پر 'واہ واہ' آجاتا ہے ؎!

یہ جس سے نعتِ نبیؐ لکھ رہا ہوں کاغذ پر
خلش سیاہی نہیں ہے یہ روشنائی ہے

حمد' نعت ومنقبت میں ادب واحترام اور عقیدے وعقیدت کے آبگینے الفاظ کی معمولی سی سختی

برداشت نہیں کرسکتے اور چبھن سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان تقدیسی اصناف میں رخشِ تخئیل کی باگ اور الفاظ کے استعمال پر مکمل گرفت ہونا ضروری ہے۔ وگرنہ معمولی سا تساہل سلبِ ایمانی کا سبب بن سکتا ہے۔ الحمدللہ خلشؔ نے تقدیسی شاعری کی تمام اصناف میں اس صورتِ حال پر خصوصی توجہ دی ہے اور اس راہِ تیغ دودم پر سے بآسانی گزر گئے ہیں۔ سخنوری کی منازل طے کرتے ہوئے وہ فنِ نعت گوئی تک پہنچے ہیں اس لیے فنی نقائص سے ان کا نعتیہ کلام بڑی حد تک پاک ہے اور اپنی نعت نگاری پر انھیں فخر بھی ہے کہ یہ مبارک ورثہ ابن رواحہؓ اور ابن ثابتؓ سے ہوتا ہوا ان تک پہنچا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ خلشؔ کا یہ نعتیہ کلام ''سراجِ مُنیر'' گھر گھر کو منوّر کردے گا۔

ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیطؔ
کلگاؤں، ضلع ایوت محل

اقبال خلشؔ بہ حیثیت نعت گو

جناب اقبال خلشؔ ہمارے عہد کے کہنہ مشق، پختہ گو اور خوش فکر شعراء میں ہیں۔ مہاراشٹر کا ایک دور دراز کا مقام آکوٹ (ضلع اکولہ) اُن کا مولد و مسکن ہے، لیکن جنوبی ہند کے ہر سطح کے مشاعروں اور شعری و ادبی محفلوں میں ان کی شرکت ناگزیر سمجھی جاتی ہے۔ اب تو ان کی شہرت و نام وری کا اشتہار شمالی ہند کے دوسرے صوبوں اور شہروں تک بھی پہنچ چکا ہے۔ وہ جہاں اور جس محفل / مشاعرے میں شریک ہوتے ہیں، اپنے زورِ کلام اور حسنِ پیشکش کی وجہ سے وہاں کے اہلِ ذوق سامعین کے حافظے میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔

'سراجِ مُنیر' جناب اقبال خلشؔ کی نعتوں کا مجموعہ ہے۔ ان کی غزلوں کے دو مجموعے اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا مجموعہ 'اثاثہ' کے نام سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہُوا تھا، جب کہ 'خلش باقی ہے' ۲۰۱۰ء میں شائع ہُوا اور ادب پسند حلقوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

'سراجِ مُنیر' میں لوح کے بعد والے صفحے پر اقبال خلشؔ کا یہ قطعہ درج ہے۔

سخن وری کا شَرَف میرے نام تک پہنچا
زہے نصیب کہ میں اِس مقام تک پہنچا
علیؓ سے، ابنِ رواحہؓ سے، ابنِ ثابت سے
شعورِ نعت چلا، اِس غلام تک پہنچا

اس قطعے سے عجیب وجدانی کیفیت طاری ہوئی۔ یہ قطعہ اِس بات کی شہادت کے لیے کافی ہے کہ نعت کیا ہے، نعت کسے کہتے ہیں، نعت کی کیا اہمیت ہے، خود نعت گوئی کی کیا حیثیت ہوتی ہے اور نعت گوئی کا کیا تاریخی پس منظر ہے؟ اِن تمام باتوں پر اقبال خلشؔ کی پوری نگاہ ہے۔

میں نے جناب اقبال خلشؔ کی نعتیں ان کی زبانی جلسوں اور مشاعروں میں بھی سنی ہیں اور نجی مجلسوں میں بھی اور مختلف ذرائع سے پڑھی بھی ہیں۔ میں نے جب بھی ان کی کوئی نعت سُنی یا پڑھی ان کی طہارتِ فکر اور ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اور وابستگی و شیفتگی کا اندازہ ہُوا۔

کھا کر ترس وہ اذنِ حضوری عطا کریں
اے فرقتِ رسول ذرا ایسے ڈرلا مجھے
اے کاش آپؐ خواب میں آکر یہ حکم دیں
تو نے خلشؔ جو نعت کہی ہے سُنا مجھے

عظمتیں مل گئیں ، برتری مل گئی
ہم کو دستارِ نامِ نبیؐ مل گئی
اس کی اللہ سے شناسائی
جس کی پہچان مصطفٰےؐ سے ہے
جو ہیں نادار تصوّر میں مدینہ دیکھیں
راستہ اِک یہی آسان نظر آتا ہے
سیرت ہے کہ آیات کی تفسیر سراسر
قرآں ہے کہ آئینۂ کردارِ نبیؐ ہے
اِک منبعِ دانش ہے اگر غور کیا جائے
صورت میں حدیثوں کی جو گفتارِ نبیؐ ہے

یہاں میں نے وقت کی تنگ دامنی کا خیال رکھتے ہوئے صرف سات اشعار نقل کیے ہیں۔انھیں پڑھ کر آپ یہ محسوس کیے بغیر نہیں رہیں گے کہ ان شعروں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی تابانی بھی ہے اور درِ رسول تک پہنچنے اور آپؐ کے دیدار کے شرف سے ہم کنار ہونے کی لازوال آرزو بھی، عظمتِ رسول کا احساس بھی ہے اور آپ کے مقام و رفعت کا خیال بھی اور سیرتِ رسولؐ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت و معنویت پر محبانہ نگاہ بھی۔یہی وہ چیزیں ہیں، جو ایک مومن کا سرمایہ ہیں۔جب تک کسی انسان میں یہ چیزیں نہ ہوں گی وہ نعت گو تو کیا ہوتا، سچا اور پکا مومن بھی نہیں ہوسکتا۔

'سراجِ مُنیر' میں جہاں اس طرح کے شعر پڑھنے کو ملے، بے ساختہ داد دینے کو جی چاہا۔نعت گوئی میں ایسی برجستگی، ندرتِ بیانی اور ان سب کے ساتھ بلندیِ تخیل کم ہی دیکھنے کو ملتی

ہے۔

دِلوں میں شعلۂ ایماں اِسی سے ہے روشن
نبیؐ کا عشق تو جیسے دِیا سلائی ہے
کروں میں تیری گزر گاہِ معتبر کو سلام
مسافرِ شبِ اسرا ترے سفر کو سلام
دہانِ ثور پہ لمحوں میں بُن دیے جالے
تجھے سلام اے مکڑی ! ترے ہنر کو سلام
علم مشکوک ترا دانش ور
تو جو انجان مصطفیٰ سے ہے
اِک چٹائی پہ جو سلطان نظر آتا ہے
اس کے کردار میں قرآن نظر آتا ہے
معراج سے لوٹے ہیں، مگر گرم ہے بستر
حیرت نہ کرو اس پہ یہ رفتارِ نبیؐ ہے

آپ دیکھیں گے کہ ان شعروں میں برجستگی بھی ہے اور بے ساختگی بھی، ندرتِ فکر بھی ہے اور بلندیٔ تخیّل بھی اور ان سب کے ساتھ ساتھ گہرائی اور گیرائی بھی، یہ وہ چیزیں ہیں، جو کسی شعر کو اچھا اور بڑا شعر بناتی ہیں۔

جناب اقبال خلشؔ سے میری واقفیت سال دو سال کی نہیں کم و بیش تین دہائی پرانی ہے۔ میں نے سب سے پہلے انھیں اُنھی کے وطن آکوٹ میں ۱۹۸۱ء میں دیکھا تھا۔ وہیں ان سے ایک سے زائد غزلیں بھی سُنی تھیں۔ اس محفل میں بھائی پرواز رحمانی اور جناب احمد علی اخترؔ مرحوم بھی تھے۔ اس کے بعد سے وقفے وقفے سے ان سے مسلسل ملاقاتیں رہیں۔ یہ سلسلہ تا دمِ تحریر جاری ہے۔ میں نے ان کی اچھی اور دل آویز شخصیت اور سچّی اور معیاری شاعری سے متعلق جو تاثر ۱۹۸۱ء میں لیا تھا، وہ اب بھی قائم ہے۔ بلکہ عمر کے ساتھ ساتھ اس تاثر میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔

مَیں اپنے دیرینہ دوست اقبال خلشؔ کے نعتیہ مجموعے کی اشاعت پر انھیں تہِ دل سے

ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور ان کے تابناک شعری ادبی مستقبل کے لیے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر تابش مہدی

نئی دلّی

اقبال خلشؔ کی نعت گوئی

فنِ شاعری میں نعت گوئی کو ایک مشکل صنفِ سُخن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دیگر اصناف کے مقابلہ اس کے قدرے مشکل ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نعت نگاری میں فن لوازمات سے زیادہ فکری احتیاطوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لہٰذا نعت گو شاعر کو فنِ شاعری کے مروجہ لوازمات کے ساتھ ساتھ فکری بالغ نظری، حفظِ مراتب اور ہر ممکنہ غیر احتیاطی سے بھی باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت ہی نعت نگاری کا محرّک ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک یہ عقیدت اور لگاؤ شعوری طور پر حفظِ مراتب کے ذیل میں ہوتا ہے نعت کا ہر لفظ اور عقیدت و خلوص کا ہر جذبہ باعثِ خیر و ثواب ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات عقیدت کا غیر محتاط جوش فکرِ انسانی کو تمام جائز حدود سے متجاوز کر دیتا ہے اور شاعر جوشِ عقیدت میں عقیدت اور پرستش کے نازک فرق کو بھول جاتا ہے اور یہیں سے شاعرانہ نزاکتِ خیال توحید کے بنیادی تصور سے ٹکرا کر توحید و رسالت کو خلط ملط کر دیتی ہے۔

نعتِ رسول مقبول کا یہی وہ بنیادی منشور ہے جسے ملحوظ رکھتے ہوئے عقیدت و محبّت کے جذبات کا سیلِ رواں حضرت حسانؓ سے شروع ہو کر دنیا کی مختلف تہذیبوں اور زبانوں سے ہوتا ہُوا علاقۂ برار میں اقبال خلشؔ کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے اور شاعر بجا طور پر اس تعلقِ خاطر پر فخر کرتا ہُوا محسوس ہوتا ہے۔

> ہم کو پہچان اس وسیلے سے
> ہم ہیں حسانؓ کے قبیلے سے

جناب اقبال خلشؔ کے نعتیہ مجموعہ ''سراجِ مُنیر'' کے مطالعے سے یہ مسرّت بخش حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ انھیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے والہانہ عشق ہے اور وہ محبّتِ رسولؐ میں سرشار ہیں۔ رسول مقبولؐ سے اس قدر عشق اور سرشاری ہی کا نتیجہ ہے کہ ان کے یہاں نہ صرف یہ کہ نعت پاک کے موضوعات ہمہ جہت ہیں بلکہ ان کی نعتیں جذبۂ خلوص کی فراوانی اور جوشِ عقیدت کی احتیاطی کے ساتھ فکر و فن کے حسین امتزاج سے بھی متصف ہیں۔ نعت گوئی کا یہ سلیقہ کسی مکتب کی کرامت یا روایتی اکتسابِ فن سے پرے ہے۔

درحقیقت جناب اقبال خلشؔ نے ایک دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔ پھر ان کی پرورش و پرداخت میں بھی خالص اسلامی تعلیمات اور دینی جذبہ کو ملحوظ رکھا گیا۔ خوش قسمتی سے انھیں بچپن ہی سے جو ماحول ملا وہ بھی دیندار، خالص اسلامی اور تحریکی رہا ہے۔ جہاں تعمیری و اصلاحی شعرو ادب اور حمد، نعت و منقبت ماحول اور معمول کا حصّہ رہا ہے۔ اس ابتدائی ماحول ہی کا نتیجہ ہے کہ جہاں وہ غزل کے ایک کامیاب شاعر کی حیثیت سے معروف ہیں وہیں نعت گوئی میں بھی انھیں امتیاز حاصل ہے جس کا بیّن ثبوت ''سراجِ مُنیر'' ہے۔

اقبال خلشؔ کی نعتوں کی اہم خصوصیت ان کا تحریکی پہلو ہے جس میں انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیمات اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے شمعِ ہدایت کے طور پر پیش کرنے کی شعوری کوشش کی ہے۔ انھوں نے رسولِ مقبولؐ کی زندگی سے ان واقعات کو نظم کیا ہے جو دعوتِ حق کے مظہر ہیں۔ نعت گوئی کی یہی منفرد خصوصیت انھیں معروف نعت گو شعراء کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ان کی نعتوں کا تحریکی پہلو ملاحظہ ہو۔

جہاں اتباعِ رسولؐ ہے وہاں رحمتوں کا نزول ہے
ہوئی اس زبان سے جو ادا وہ ہر اک بات ہے روشنی
یہاں صرف خیر ہے شر نہیں، یہاں تیرگی کا گزر نہیں
اے غریقِ ظلمتِ کفر آ کہ تیری نجات ہے روشنی

کلامِ پاک پڑھو، سیرتِ نبیؐ دیکھو
کتاب رب کی ہے، تفسیر ہے محمدؐ کی

نعتِ اتباعِ نبیؐ مل گئی
راستہ وہ ملا راستی مل گئی
گمرہی کے اندھیرے میں گُم تھا عرب
نور اُترا تو تابندگی مل گئی

غزل کے بعض شعراء نے اپنی نعتوں کو بھی غزل کی طرح شاعرانہ رنگینیوں اور نزاکت آفرینیوں سے مزین کرنے کی کوشش کی ہیں۔ اگرچہ یہ مقام ظاہری حُسن و خوبی کا نہیں بلکہ داخلی خلوص و سادگی اور قلبی عقیدت و لگاؤ کا ہوتا ہے۔ سراجِ مُنیر کے مطالعہ سے یہ مسرت بخش احساس ہوتا ہے کہ اقبال خلشؔ نے اپنی نعتوں میں شاعرانہ نزاکتِ خیال کی بجائے رسول مقبولؐ کی سیرت کی بلندیوں اور آپؐ سے ہمارے نسبت و تعلق کی اہمیت کو نہایت سادہ لیکن پُر اثر انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کی نعتوں کا یہ پہلو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ نہ صرف تاریخِ اسلام اور سیرتِ پاک سے گہری واقفیت اور رسول مقبولؐ کے گرانقدر پیغام کی اہمیت کا مکمل شعور رکھتے ہیں بلکہ ایک نعت گو شاعر کے لیے بھی یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے قاری کو آپؐ کے پیغام کے حقیقی پہلوؤں سے کماحقہ روشناس کروا کے اس کے دل میں حبِ رسولؐ کی چنگاری پیدا کرے تاکہ وہ آپؐ سے نسبت کو دنیا و مافیہا سے بہتر تصوّر کر کے اتباعِ نبی کا حق ادا کرنے کی سعی و جہد کرے۔

اس کی اللہ سے شناسائی
جس کی پہچان مصطفیٰؐ سے ہے
عل مشکوک تے را دانشور
تو جو انجان مصطفیٰؐ سے ہے
بخت میرا کہ اے خلشؔ نسبت
مثلِ حسانؓ مصطفیٰؐ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق و عادات اور آپؐ کی سیرت و کردار میں التفات و عنایت، عظمتِ آدمیت، احسان و حکمت، پیار و محبّت اور انسانی مساوات اور عدل و انصاف جیسی اعلیٰ اخلاقی اقدار مستند نعت گو شعراء کا محبوب موضوع رہا ہے۔ دراصل یہی وہ اقدار ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ راست پر لایا جا سکتا ہے اور اس دنیا سے ظلم و بربریت اور جہالت و تاریکی کو ختم کر کے انسانی درس کا چراغ روشن کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ آج کے ترقی یافتہ انسان کو متذکرہ بالا تمام اقدار کی ضرورت قدرے زیادہ ہے لہٰذا آج کا نعت گو شاعر ان تمام اعلیٰ انسانی صفات کی ترسیل و تفہیم کو اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتا ہے جس سے وہ جہاں رسول مقبولؐ سے عقیدت و محبّت کا اظہار کر سکے وہیں اپنے فرضِ منصبی سے بھی عہدہ برآ ہو سکے۔ سراجِ مُنیرؔ کے مطالعہ سے یہ مسرت بخش

احساس ہوتا ہے کہ اقبال خلشؔ نے اپنی نعتوں میں اس انتہائی اہم موضوع پر خصوصی توجہ دی ہے۔

بوجہل کو بھی جہنم سے بچانا چاہا
دشمنِ جان کے بھی محسن میرے مکّی مدنیؐ

غم خواری میں دیدۂ پرنم سب کے لیے
آپؐ دعائیں کرتے تھے ہم سب کے لیے
وحشی ہو، ہندہ ہو، چاہے بوسفیان
بن کر آئے رحمتِ عالمؐ سب کے لیے
نسل و نسب کی ہر تفریق مِٹا ڈالی
تقویٰ جس کا طور مکرّم سب کے لیے

اقبال خلشؔ ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ اپنی خالص اسلامی فکر کے پیشِ نظر انھوں نے اپنی نعتوں میں سیرتِ رسولؐ کی پیروی کے خوشگوار نتائج، عشقِ رسولؐ کی گرمی سے ایمان میں ہونے والی تازگی، دینِ اسلام کی خاطر ہجرت کی اہمیت اور آپؐ کے روضہ کی زیارت کی سعادت اور آپؐ کے ''شہرِ خنک'' کے دیدار کی تمنا جیسے مختلف موضوعات کو بڑی خوش اسلوبی سے برتا ہے۔

اپنے وطن سے ہجرت سُنّتِ رسولؐ ہے۔ اسلام نے دین کی خاطر ہمیشہ ہجرت کی تائید کی ہے۔ اگرچہ اس موضوع کو ہماری شاعری میں بہت کم برتا گیا ہے مگر شاعرِ مشرق نے اپنی اسلامی فکر کے پیشِ نظر صرف ایک مصرعہ میں وہ بات کہہ دی جو درجنوں مقالات میں ممکن نہ تھی۔

رہ بحر میں آزاد وطن صورتِ ماہی

اور پھر یہ کہ

بایں پیری رہِ یثرب گرفتم

اقبال خلشؔ نے ایک سچّے عاشقِ رسولؐ کی طرح اپنی تمام تر توجہ اپنے محبوبؐ سے منسوب کر دی ہے۔

آرزو ہے کہ مدینہ سے بلاوا آجائے
منتظر ایک زمانے سے ہوں بستر باندھے

مفلسی پاؤں کی زنجیر بنی ہے لیکن
طائرِ فکر کے کیسے کوئی شہپر باندھے
میں تو ہجرت کی تمنا میں بسر کرتا ہوں
مستقل جس کی رہائش ہو وہی گھر باندھے

اقبال خلشؔ معروف و مستند غزل گو شاعر ہیں۔ اس لیے ان کی نعتوں میں بعض مقامات پر فنکارانہ چابکدستی اور الفاظ و محاورات کے برجستہ و برمحل انتخاب نے نعتیہ اشعار کی صوتی و معنوی دلکشی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ''سراجِ مُنیرؔ'' میں ایسے کئی نعتیہ اشعار موجود ہیں جن میں غزل کا 'سلونا پن' رچاؤ اور دلکشی قارئین کے ذوق و وجدان کو حد درجہ متاثر کرتی ہے۔

آپؐ کے حق میں تپتے صحرا جیسے سب
آپؐ مثالِ چشمۂ زم زم سب کے لئے

درِ رسولؐ سے اُٹھیں خلشؔ یہ ناممکن
ہمارے پاؤں میں زنجیر ہے محمدؐ کی

جناب اقبال خلشؔ صالح فکر کے حامل شاعر ہیں۔ انھوں نے نعت گوئی کے مشکل راستے میں ہمیشہ عقیدت کے غلو سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ پھر انھوں نے شعوری طور پر ان ہی مضامین و موضوعات کو برتا ہے جو سیرت میں اعتماد و استناد رکھتے ہیں۔ سراجِ مُنیر کی نعتیں اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ اقبال خلشؔ نے نعت گوئی کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے کس قدر خرم و احتیاط سے کام لیا ہے۔

زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ میں جا بجا ایسے اشعار موجود ہیں جو خالص اسلامی فکر کے حامل ہیں اور جن کے مطالعہ سے قاری سیرتِ رسولؐ کے حقیقی پہلوؤں سے روشناس ہوتا ہے۔ یہی نعتیہ اشعار اس کے دل میں عشقِ رسولؐ کی چنگاری پیدا کر کے اسے اتباعِ رسول کا جذبہ عطا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ناصر الدین انصارؔ
امراوتی

مجھے بھی کچھ کہنا ہے.......!

ہم مہاراشٹر کے علاقۂ برار سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو علاقۂ ودربھ میں شامل ہے۔ اکولہ، ایوت محل، امراوتی، بلڈانہ، اور واشم اضلاع پر مشتمل یہ علاقہ ادبی اعتبار سے بہت زرخیز ہے۔ یہاں بہار یہ مشاعرے تو بڑے پیمانے پر منعقد ہوتے ہیں مگر نعتیہ مشاعرے نہیں ہوتے۔ مشاعروں اور ثقافتی جلسوں میں نعتِ پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجاتی تھی۔ ابھی چند برسوں سے اکولہ میں بڑے پیمانے پر نعتیہ مشاعرے ہورہے ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر میرا تقدیسی شاعری کا کُل اثاثہ دو تین حمد اور پانچ چھ نعتوں پر مشتمل تھا۔

۲۰۰۱ء میں ورنگل آندھرا پردیش کے ایک کل ہند نعتیہ مشاعرے میں شرکت کا موقع ملا۔ جو محترم اظہرالدین قادری اظہر صاحب نے منعقد کیا تھا۔ مجھے اس مشاعرے میں بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔ بعد میں یہ مشاعرہ E.TV پر ٹیلی کاسٹ ہُوا اور مجھے دور دراز کے نعتیہ مشاعروں کے دعوت نامے ملنے لگے۔ آندھرا پردیش، کرناٹک، تمل ناڈو، چھتیس گڑھ اور ایم۔ پی کے مشاعروں میں مَیں نے کامیاب شرکت کی۔ ظاہر ہے کہ نئی نعتوں کی ضرورت تھی۔ میں نے سیرتِ پاکؐ کی جتنی کتابیں دستیاب ہوسکیں ان کا مطالعہ شروع کیا۔ ان کتابوں میں علامہ ابنِ جریر طبریؒ کی تاریخِ اسلام کی پہلی جلد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارک پر مشتمل ہے۔ زیرِ مطالعہ رہی۔ اس کی سب سے بہتر یہ بات مجھے اچھی لگی کہ اس میں طرزِ تحریر عام سیرت کی کتابوں جیسا نہ تھا۔ بلکہ اس میں تاریخی کتابوں کی طرح آپ کی حیاتِ مبارک کے چھوٹے بڑے واقعات الگ الگ عنوانات کے تحت درج تھے۔ ہر واقعہ کے ذیل میں راویوں کے نام تک درج تھے۔ یہ کتاب آج بھی میرے مطالعے میں رہتی ہے۔ اس سے مجھے آپؐ کی زندگی کے واقعات پوری تفصیل سے پڑھنے کو ملے اور میری نعتوں میں نظم بھی ہوتے رہے۔ سامعین کو میری نعتیں عام روش سے ہٹ کر محسوس ہوئیں تو مجھے داد و تحسین بھی نصیب ہوئی۔ اپنی نعت گوئی کے تعلق سے بس اتنا ہی عرض کرنا ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ نعت گوئی کی طرف میری ذہنی دلچسپی بڑھتی گئی اور نتیجتاً ''سراجِ مُنیر'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کلام کے بارے میں فیصلہ قارئین اور ناقدینِ فن کریں گے اور آپ کا فیصلہ انشاءاللہ خلوصِ دل سے قبول کروں گا۔

اکولہ میں چند برسوں سے ایک بزم کی تشکیل ہوئی۔ محترم مولوی عبدالرفیق شاد جو شاد

اکولوی کے نام سے معروف ہیں اور ملازمت کے سلسلے میں دوحہ قطر میں قیام پذیر ہیں اس بزم کے بانی ہیں۔محترم ڈاکٹر محبوب راہی اس کے صدر ہیں۔اور بزم کا نام ہے ''کل ہند بزمِ ادب و ثقافت'' اس بزم کی تشکیل کے بعد برار کی اور خصوصاً اکولہ کی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں ایک نئی ہلچل پیدا ہوگئی ہے۔اس بزم نے علاقۂ برار کے ادبی منظر نامے کو ایک ایوارڈ سے روشناس کروایا۔جس کا پہلا خطاب ''شاعرِ برار'' میرے حصّے میں آیا۔خطاب کے ساتھ کیسۂ زر بھی عنایت ہُوا۔یہ ۲۰۱۱ء دسمبر کی بات ہے۔ابھی ابھی اکوٹ میں ڈاکٹر اقبال لائبریری نے ۱۲ر دسمبر ۲۰۱۲ء کو مجھے اعزاز اور اعزازیہ سے نوازا۔

مَیں محترم شاد اکولوی کا اور ڈاکٹر اقبال لائبریری کے ذمّہ داران کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔اس کتاب کے جن حضرات نے اپنے زرّین خیالات سے نوازا۔جناب ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط،محترم ڈاکٹر تابش مہدی،اور محترم ڈاکٹر ناصرالدین انصار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔محترم فصیح اللہ نقیب صاحب اور محّبی ضمیر ساجد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان حضرات کی محبتیں ہمیشہ میری شاملِ حال رہتی ہیں۔ان حضرات کے بارے میں مَیں اپنی کتاب 'خلش باقی ہے' میں لکھ ہی چکا ہوں۔حسابِ دوستاں وردل۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔حالانکہ اللہ کا شکریہ سب سے زیادہ اور سب سے پہلے۔

والسلام

مخلص

اقبال خلش

11643

وہی ہے دونوں جہاں کا خالق، وہ جان مٹّی میں ڈالتا ہے
وہی ہے دونوں جہاں کا رازق، وہ جن و انساں کو پالتا ہے

زمانے بھر میں کوئی نہیں ہے، پکڑ سے اُس کی بچانے والا
مگر وہ چاہے تو آدمی کو، مصیبتوں سے نکالتا ہے

حیات ہے تو حیات اُس کی، جو دل میں رکھّے صفات اُس کی
خدا کو پیاری ہے ذات اُس کی، جو بخش دیتا ہے ٹالتا ہے

صغیر کو وہ کبیر کر دے، فقیر کو وہ امیر کر دے
حقیر کو بے نظیر کر دے، وہ سب کو حیرت میں ڈالتا ہے

اگر ہو درپیش کوئی مشکل، اِدھر آ تجھ کو دکھاؤں منزل
ہیں درج قرآں میں سب مسائل، عبث کتابیں کھنگالتا ہے

خلشؔ نہ انساں کو ہو جو عجلت، تو دیکھ لے وہ خدا کی قدرت
اگر ہو بندے کو اُس کے حاجت، زمیں سے چشمے اُبالتا ہے

کلی میں، گل میں، خوشبو میں مرا معبود رہتا ہے
جہاں محسوس کرتا ہوں، وہیں موجود رہتا ہے

کبھی مسکین کی صورت بھی وہ مشہود رہتا ہے
بس اک مسجد نہیں جس میں مرا مسجود رہتا ہے

سفر ہو بحر و بر کا یا اُڑانیں آسمانوں کی
خدا ہو جس کا حامی وہ کہاں محدود رہتا ہے

وہاں اللہ کی قدرت مدد کرتی ہے بندے کی
تدبّر آدمی کا جس جگہ بے سود رہتا ہے

خدا سے سرکشی کا مرتکب ابلیس کہلائے
جسے اللہ رَد کردے سدا مردود رہتا ہے

خلشؔ مطرب کی تانوں میں موذِن کی اذانوں میں
خدا ہی مثلِ لحنِ حضرتِ داوٗدؑ رہتا ہے

تو ہر شئے میں جلوت کناں میرے مولا
عیاں میرے مولا ، نہاں میرے مولا

تری رحمتوں کے سِوا میرے مالک
کوئی شئے نہیں بیکراں میرے مولا

تو محنت کشوں کو نہ بھوکا سُلائے
غریبوں کے اللہ میاں میرے مولا

پَروں پر ہیں تیرے نقوشِ نگاراں
ہیں خوش بخت یہ تتلیاں میرے مولا

ہے سب کا گذر تیری رزّاقیت پر
یہ حشرات یہ چیونٹیاں میرے مولا

احاطہ تری نعمتوں کا کرے کیا
ہے عاجز بشر کی زباں میرے مولا

کوئی ابرہہ ہو کہ فرعون یارب
ترے سامنے ہیں دھواں میرے مولا

کوئی والد نہ تیرا کوئی وَلَد
تو کہ ہے لَم یلد وَلم یُولَد
چاہ کر بھی نہ گن سکے گی خرد
رحمتیں تیری بے حساب و حد
اس میں جنّت کی کھول دے کھڑکی
مجھ پہ آسان کر سوالِ لحد
تو کہ قبلِ ازل سے ہے موجود
تو ہی قائم رہے گا بعدِ اَبد
آزماتا ہے دے کے بندوں کو
اختیارِ شعارِ نیک و بد
سوچنا بھی نہیں تجھے ممکن
کوئی ہیئت نہ تیرا کوئی جسد
تیری حمد و ثنا مرے مالک
ہے مری قیل و قال کا مقصد
مسجدیں اجتماعیت کی امیں
ورنہ فرشِ زمیں مرا معبد

کُن وہ کہتا ہے بنا دیتا ہے
اپنے ہونے کا پتہ دیتا ہے

دے رہے ہیں یہ گواہی کیڑے
رزق پتھّر میں خدا دیتا ہے

غور سے قصہء فرعون پڑھو
سرکشوں کو وہ سزا دیتا ہے

شرط ہے صرف خلوصِ نیّت
وہ ضرورت سے سوا دیتا ہے

بارشیں بھیج کے میرا مالک
خُشک مٹّی کو جِلا دیتا ہے

راستی سے جو چلا کرتے ہیں
راستہ ان کو خدا دیتا ہے

زندہ رہنے کے لئے بندوں کو
پانی دیتا ہے، ہَوا دیتا ہے

خود اپنی ذات میں محمود ہے وہ
زہے قسمت مرا معبود ہے وہ

تبارک ہے بڑا مسعود ہے وہ
سراسر خیر ہے بہبود ہے وہ

ترنّم سے اُسے بہلا رہے ہو
الہٰ حضرتِ داوٗدؑ ہے وہ

بصارت بھی بصیرت بھی اُسی کی
جدھر بھی دیکھئے موجود ہے وہ

خلوصِ دل جہاں سجدہ کرے گا
لگے گا سامنے موجود ہے وہ

تصوّر اس کی عظمت کے لئے کم
حقیقت یہ کہ لا محدود ہے وہ

وَلَد ہے کوئی اس کا اور نہ والد
بشر کیسے کہے مولود ہے وہ

اُسی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ
خلشؔ مختارِ ہست و بود ہے وہ

موُنس و دستگیر میرا رب
کُلِّ شئِ قدیر میرا رب
وسوسے دل کے جان لیتا ہے
ہے علیم و خبیر میرا رب
مَیں اِسی سے ڈروں یہ حق اُس کا
ہے بشیر و نذیر میرا رب
وہ کہ قبلِ ازل سے ہے قائم
سارے پیروں کا پیر میرا رب
جمع کر کے کرے گا محشر میں
عدل روزِ اخیر میرا رب
حاکموں پر مشاہدہ اس کا
ہے علیم و بصیر میرا رب
دامن و دل ہوس کے کم پڑ جائیں
دے جو عُشرِ عشیر میرا رب
کوئی ہمسر نہیں خلشؔ اس کا
کبریائے کبیر میرا رب

بشکلِ مسکین جو صدائیں لگا رہا تھا
خدا کے بندے خدا تجھے آزما رہا تھا

زمیں پہ سبزے کی کون چادر بچھا رہا تھا
وہ گل کدوں میں جمال اپنا دِکھا رہا تھا

چمن پہ فصلِ بہار بن کے وہ چھا رہا تھا
ہر اک پرندہ چمن میں خوشیاں منا رہا تھا

ہر اک پرندہ جو صبح دم چہچہا رہا تھا
خدا کی حمد و ثناء کے نغمے سُنا رہا تھا

اُسی نے فرعون کو بنایا نشانِ عبرت
عصائے موسیٰ تو اِذنِ ربی نبھا رہا تھا

اگرچہ وہ ابرہہ تھا لیکن کہاں رہا وہ
خدا کے گھر پہ نگاہِ بد جو اُٹھا رہا تھا

کمالِ آذر تھا پتھروں کو خدا بنانا
اور ابنِ آذر بتوں کی ہستی مٹا رہا تھا

کہیں کیسے خدا کتنا بڑا ہے
سمجھ لیجے کہ وہ بے انتہا ہے

خدا نے کُن کہا اور ہوگیا سب
عدم کا وقت بھی وہ جانتا ہے

کبھی اونگھے نہ اس کو نیند آئے
دو عالم کی حفاظت کر رہا ہے

خبر کیڑوں مکوڑوں کی بھی رکھے
وہ رازق ہے سبھی کو پالتا ہے

شہود و شاہد و مشہود ہے وہ
چھپا بھی ہے نظر بھی آرہا ہے

علیم ایسا کہ دل کا حال جانے
بصیر ایسا کہ سب کچھ دیکھتا ہے

سوالِ سورۂ رحمٰن سمجھو
وہ اپنی نعمتیں گنوا رہا ہے

عہد اچھے ' خراب سب تیرے
یعنی دریا ' سراب سب تیرے

تیری وحدانیت کے پیغمبر
ہیں رسالت مآب سب تیرے

کبرِ عاد و ثمود سب غارت
سرکشوں پر عذاب سب تیرے

حشر تو عدل کا تقاضا ہے
علم میں احتساب سب تیرے

گُنگ ہیں سُن کے سورۂ رحمٰن
عہد ہیں لاجواب سب تیرے

تیری رحمانیت کے مظہر ہیں
آب ' شبنم ' سحاب سب تیرے

مال و زر ہے تری عطا یارب
ہم پہ واجب نصاب سب تیرے

مناجات

جب آنکھ دی ہے نگاہ دینا خدائے برتر
تمیزِ خیر و گناہ دینا خدائے برتر

اگر ہمیں سر براہ دینا خدائے برتر
تو مخلص و خیر خواہ دینا خدائے برتر

منافقت کا چلن یہاں عام ہو چلا ہے
خلوصِ دل بے پناہ دینا خدائے برتر

جفا کے خوگر' بہا رہے ہیں لہو کے دریا
فساد و شر سے پناہ دینا خدائے برتر

لہو کے رشتوں پہ انحصارِ معاشرت ہے
دِلوں میں خوئے نباہ دینا خدائے برتر

دیے ہیں تو نے یہ پاؤں مجھ کو کہ چل سکوں مَیں
نکل پڑوں گا تو راہ دینا خدائے برتر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایسی اک نعتِ شہنشاہِ عربؐ ہوجائے
حشر میں جو مری بخشش کا سبب ہوجائے

اک مہاجر، کہ شہنشاہِ عرب ہوجائے
معجزہ یہ ہے، کہ دس سال میں سب ہوجائے

مَیں نثار اُس پہ، کہ جس ذات کی بعثت کے طفیل
ختم ہر تفرقۂ نسل و نسب ہوجائے

مجھ کو جاروب کشی روضۂ اطہر کی ملے
آپؐ مہتر کہیں مجھ کو تو لقب ہوجائے

اُف وہ پیوندِ قبا، اُف وہ نبیؐ کے فاقے
کیوں نہ کافور مرا ذوقِ طلب ہوجائے

سُنّتِ ریشِ مبارک میں وہ برکت ہے خلشؔ
آدمی واجبِ تعظیم و ادب ہوجائے

تابِ مدحت نہیں ہے ممکن بھی
چین آتا نہیں کہے بِن بھی

سنگ کھا کر دعا ہی فرمائی
آپؐ ہیں دشمنوں کے مُحسن بھی

اُن پہ ایمان لائیے پہلے
مدحِ آقاؐ خلوص کے بِن بھی ؟

جا کے لوٹ آئیں عرش سے آقاؐ
وقت تھم جائے ہے یہ ممکن بھی

اُنؐ کی بعثت برائے موجودات
اُن کی اُمّت میں اِنس بھی جِن بھی

گردنیں خم ہوئیں رعونت کی
کر دیا سرکشوں کو مومن بھی

تھام رکھیں حدیث و قرآں کو
آپؐ فردوس کے ہیں ضامن بھی

نعت اُن کو خلشؔ سُناؤں مَیں
بخت جاگے تو آئے وہ دِن بھی

محبوبِ کبریا' مرے سرکارِ مصطفیٰ
انسانیت کے مونسِ و غمخوار مصطفیٰ

معمول ہے قلم کا' یہ تکرارِ مصطفیٰ
سو بار بانوے لکھے سو بار مصطفیٰ

محشر میں بعدِ اذنِ شفاعت حضورؐ کو
رب خود کہے گا احمدِ مختار مصطفیٰ

مَیں بھی کھڑا ہُوا ہوں شفاعت کی آس میں
سر پہ لئے گناہوں کا انبار مصطفیٰ

حسرت ہی رہ گئی کہ وہ آنکھیں مَیں چومتا
کر آئیں جو مدینے کا دیدار مصطفیٰ

صحرا کی ریت پر نہ پڑے پاؤں کے نشاں
پتھر پہ نقشِ پا کے ہیں آثار مصطفیٰ

یومِ جمعہ کا آپؐ نے تحفہ دیا ہمیں
بچتے نہیں تھے ہفتہ و اتوار مصطفیٰ

خوش آمدید کے اشعار ہیں ہر اک لب پر
طلوع بدر ہُوا اہلیانِ یثرب پر

خُدا کرے کہ شبِ قدر ڈھونڈھ لیں ہم بھی
تمام عمر کی راتیں نثار اُس شب پر

اُسے مدینۂ طیبہ بنائیں گے آخر
نبیؐ نے پاؤں رکھے ہیں زمینِ یثرب پر

نبیؐ کا نام لیا جو کسی نے محفل میں
بے اختیار درود آگیا مرے لب پر

اُسی کو سایۂ رحمت ملے گا محشر میں
حیات جس نے گذاری نبیؐ کے مشرب پر

خُدا کے بعد انہی کا مقام آتا ہے
مرے حضورؐ ہیں فائز عظیم منصب پر

خلشؔ ہے گنجِ معانی حدیثِ نبویؐ میں
نثار ہوتی ہے فرہنگ جس کے مطلب پر

حجرِ اسود کا جو قضیہ حل کیا صلِّ علیٰ
سب نے مانا مصطفیٰؐ کا فیصلہ صلِّ علیٰ

آپؐ محبوبِ خدا خیرالوریٰ صلِّ علیٰ
پھر بھی روز و شب ہیں مصروفِ دُعا صلِّ علیٰ

دیکھ کر جس میں سنورتی ہے بشر کی آخرت
اسوۂ نور الھدیٰ وہ آئینہ صلِّ علیٰ

بو جہل کی دید کے قابل تھی وہ شرمندگی
کنکری نے بند مُٹھی سے کہا صلِّ علیٰ

دودھ اِک جانب سے پیتے ہیں دُلارے مصطفیٰؐ
دوسری سے سعدیہ کا لاڈلا صلِّ علیٰ

مل گئے کسریٰ کے کنگن جب سراقہؓ کو خلشؔ
جو کہا تھا آپؐ نے پورا ہُوا صلِّ علیٰ

محمود خود ہے کوثر و تسنیم آشنا
اس کی رضا سے حمد ہوئی میم آشنا

صد آفرین فہم و ذکاوت کا معجزہ
اُمّی لقبؐ نے کردیا تعلیم آشنا

قرآنِ پاک اصل میں اُمّ الکتاب ہے
جس کو نبیؐ نے کردیا تفہیم آشنا

وہ جن کے پاس ڈھنگ کے ہتھیار بھی نہ تھے
نصرت مِلی تو ہو گئے اقلیم آشنا

مُنکِر تھا وہ سقوطِ امارت کے خوف سے
ورنہ تھا بوجہل بھی تو تعظیم آشنا

ہجرِ نبیؐ میں لاکھ تڑپتا رہے اویسؓ
ہے اپنی ماں کا خدمت و تعظیم آشنا

میرے نصیب سے یہ خلشؔ دور کر خدا !
حا ہو مرے لئے بھی کبھی جیم آشنا

بعثت ہوئی مدارجِ خیرالبشر کھُلے
اُمّی لقب کے جوہرِ علم و ہُنر کھُلے

جاری ہے فیضِ رحمتِ عالم کا سلسلہ
در بند ہو تو کوئی پُکارے کہ در کھُلے

جی چاہتا ہے گلشنِ طیبہ سے ہو کے آ
اے طائرِ خیال ہیں جب تک یہ پَر کھُلے

اَسریٰ کی شب سبھی سے ملاقات ہوگئی
جب آپؐ سے ملے سبھی پیغامبر کھُلے

آقاؐ ہیں شہرِ علم تو دَر بُو تُرابؓ ہیں
کھُلتا تبھی ہے شہر کہ جب اُس کا در کھُلے

مابعدِ فتحِ مکّہ کا عالم نہ پوچھیے
وہ امن تھا کہ رہتے تھے لوگوں کے در کھُلے

محمود نے بھی عشق کا اظہار کر دیا
حق ہے یہی کہ میم بہت حمد پر کھُلے

سیرت کی روشنی میں تلاوت کرو خلشؔ
قرآں کھُلے گا، صاحبِ قرآں اگر کھُلے

آ گیا ہے گنبدِ خضریٰ کا جلوہ دیکھنا
اس کی آنکھیں ہیں منوّر، اُس کا چہرہ دیکھنا

دل سے دیکھا ہی نہیں شہرِ مدینہ کی طرف
لَوٹ کر جو چاہتا ہے ساری دُنیا دیکھنا

آپؐ کی بعثت ہوئی ہے جن و انساں کیلئے
آپؐ کا مسلک نہیں اپنا پرایا دیکھنا

شامیانہ بن گیا بادل نبیؐ کے واسطے
حسرتِ فرشِ زمیں ہے ان کا سایہ دیکھنا

تین حصّے ماں کے ہیں اور ایک حصّہ باپ کا
اپنی خدمت میں اگر ہے ماں کا درجہ دیکھنا

پیار سُنّت سے اگر ہے تو چٹائی ہے کہاں
بوریا اُن کے تمدّن کا ہے حصّہ دیکھنا

آیتوں میں آپؐ کا کردار آتا ہے نظر
دیکھنے جیسا خلشؔ ہو گر ہمارا دیکھنا

حبِّ نبیؐ مطلوب رہے دل کی طلب کا
جو آپؐ کا ہو جائے وہ ہو جاتا ہے رب کا

وہ ایک مہاجرؐ جو مدبّر ہے غضب کا
عشرے میں شہنشاہ نظر آئے عرب کا

بنتا ہے اسامہؓ یہاں سالارِ علیؓ بھی
سکّہ یہاں چلتا ہی نہیں نسل و نسب کا

کر دے گا مجھے جانبِ طیبہ وہ روانہ
صد شکر کہ اللہ مسبّب ہے سبب کا

ہر شخص کی تعلیم سے پہچان کرادی
یہ معجزہ دیکھے تو کوئی اُمّی لقبؐ کا

مشہور تھا لوگوں میں وہ صادق بھی امیںؐ بھی
ماقبلِ نبوّت جو چہیتا رہا سب کا

لازمی ہے مرحلہ سرکارؐ کی پہچان کا
آپؐ سے ہٹ کر تصوّر ہی نہیں ایمان کا

آپؐ کی بعثت فشارِ حبس میں بادِ صبا
جیسے تہہ خانے میں در کھُل جائے روشن دان کا

پھر رہا تھا سارے عالم میں وہ جویائے خدا
آپؐ کی محفل میں آکر جی لگا سلمانؓ کا

کاش ! اس پتّھر کا قالب مجھ کو ملتا ربّنا
باندھتے وہ تو شکم چھوتا شہِ ذیشان کا

آپؐ کے ادنیٰ غلاموں کی جو خاکِ پا نہیں
اُن کے آگے ہیچ رتبہ قیصر و خاقان کا

کاش ! پھر وہ عہدِ زرّیں لَوٹ آئے اے خدا
بو بکرؓ ، فاروقِ اعظمؓ ، بوترابؓ ، عثمانؓ کا

اپنے فنِ شاعری پر فخر ہو مجھ کو خلشؔ
ایک مصرع بھی اگر ہو جائے اُنؐ کی شان کا

کون آپؐ کی رفعت کو اب روکنے والا ہے
قندیل ہے طیبہ میں دنیا میں اُجالا ہے

ہیں ثور پہ آنحضرتؐ مولیٰ کی حفاظت میں
آقاؐ کی محافظ یہ مکڑی ہے نہ جالا ہے

اک شافعِ محشرؐ ہی' مائل بہ شفاعت ہیں
ہیں گُنگ زبانیں سب' ہر ہونٹ پہ تالا ہے

ہر ایک نظر ہے تو' سرکارؐ کی جانب ہی
وہ صرف اُسے دیکھیں' جو چاہنے والا ہے

اے ہجرِ مدینہ یہ' روداد کہیں کس سے
ہم نے دلِ مضطر کو کس طرح سنبھالا ہے

کیا شانِ بلالیؓ ہے اس رنگتِ اسود پر
دل ان کا ہے نورانی بس رنگ ہی کالا ہے

گر علم خلشؔ اس کا' واقف نہیں آقاؐ سے
یا دل میں تعصّب ہے یا آنکھ میں جالا ہے

کُن فکاں کا اِذن تھا جن کی محبت کے لئے
سب کے بعد آئے وہیؐ سب کی امامت کے لئے

منتظر سارے صحابہؓ ہیں حلاوت کے لئے
کاش اپنے لب نبیؐ کھولیں تلاوت کے لئے

ایک گوشہ صحنِ مسجد کا ہے مجلس آپؐ کی
بوریئے کا تخت کافی ہے سیادت کے لئے

اَبر کو سایہ فگن انؐ کے لئے رب نے کِیا
خاک ترسی سایۂ اطہر سے نسبت کے لئے

عام انساں کی طرح جی کر دِکھایا آپؐ نے
ورنہ کس شئے کی کمی شانِ رسالتؐ کے لئے

عورتوں پر گھر کے کونے مستحب فرما دئے
مرد کو تاکید فرمائی جماعت کے لئے

بخششِ اُمّت کے غم میں جاگنا اُنؐ کا خلشؔ
بارگاہِ رب میں رونا اپنی اُمّت کے لئے

جگ انگوٹھی ہے نگینہ آپؐ کا ہے
اس طرح شہرِ مدینہ آپؐ کا ہے

آپؐ سے سیکھا طریقِ زندگانی
سونا، اُٹھنا، کھانا پینا آپؐ کا ہے

خودلبِ ساحل ہے جس کی آرزو میں
ہم مسافر ہیں، سفینہ آپؐ کا ہے

رفعتیں رب نے عطا کیں آپؐ کو ہی
عرش تک جائے جو زینہ آپؐ کا ہے

سطوتِ شاہی ہوئی مرعوب جس سے
بوریا تختِ زرینہ آپؐ کا ہے

مُشک، عنبر، عطر، گلہائے چمن سے
بُو کہے مجھ میں پسینہ آپؐ کا ہے

شاعری گم مدحتِ صلّی علیٰ میں
کس قدر پیارا مہینہ آپؐ کا ہے

لمحۂ فکر مری زیست کا حاصل آئے
ذہن میں شعر کوئی نعت کے قابل آئے

انبیاءؑ آئے جزئیاتِ شریعت لے کر
آپؐ کرنے کے لئے دین کو کامل آئے

وقت سے تیز ہے رفتار مرے آقاؐ کی
آپ لمحوں میں سرِ عرش گئے ، مِل آئے

عام انساں کی طرح جی کے دکھانے کیلئے
فقر و فاقہ کی روش لیکے مزمّلؐ آئے

پیٹھ پر مہرِ نبوّت ہے ، شکم پر پتھر
سرورِ دیںؐ کا بھلا کیسے مماثل آئے

لے کے طیبہ کو چلا ، اسپِ تصوّر مجھ کو
آنکھ جھپکوں تو مرے سامنے منزل آئے

رو پڑے رحمتِ عالمؐ سے نظر ملتے ہی
گر پڑے ہاتھ سے تلوار ، جو قاتل آئے

نصرُ اللہ سے منسوب ہے فتحِ مکّہ !
کس میں ہمّت ہے کہ اب ان کے مقابل آئے

اگر حُبِّ نبیؐ شامل نہیں ہے
عبادت بھی کسی قابل نہیں ہے

یہاں پر بیٹھنے کا ہے سلیقہ
یہ بزمِ نعت ہے محفل نہیں ہے

اٹھایا بارِ قرآں وہ نبیؐ نے
جبل جس بار کا حامل نہیں ہے

نبیؐ سے دور رہتا ہے قرن میں
مگر ویسا کوئی بسمل نہیں ہے

نبیؐ پیارے نہیں جاں سے سوا تو
مسلماں ہے مگر کامل نہیں ہے

ہے بحرِ بے کراں عشقِ شہہِ دیں
خلشؔ اس کا کوئی ساحل نہیں ہے

دل ناز کے قابل ہے کہ بیمارِ نبیؐ ہے
واللہ اسے حسرتِ دیدارِ نبیؐ ہے

معراج سے لوٹے ہیں مگر گرم ہے بستر
حیرت نہ کرو اس پہ یہ رفتارِ نبیؐ ہے

سیرت ہے کہ آیات کی تفسیر سراسر
قرآں ہے کہ آئینۂ کردارِ نبیؐ ہے

اک منبعِ دانش ہے اگر غور کیا جائے
صورت میں حدیثوں کی جو گفتارِ نبیؐ ہے

جو دستِ مبارک پہ کرے بیعتِ رضواں
اس کو یہ سند ہے کہ وفادارِ نبیؐ ہے

حاصل وہ شباہت ہے حسینؓ ابن علیؓ کو
لگتا ہے کہ یہ پرتوِ انوارِ نبیؐ ہے

جب مسجدِ نبوی میں قدم رکھنا خلشؔ تم
ملحوظ یہ رکھنا کہ وہ دربارِ نبیؐ ہے

لاریب دو جہان کے سرور ہیں آپؐ ہی
باندھے جو پھر بھی پیٹ پہ پتھر ہیں آپؐ ہی

محبوبِ رب ہیں شافعِ محشر ہیں آپؐ ہی
محشر میں ہر نگاہ کا محور ہیں آپؐ ہی

اس دل کا میں نے غارِ حرا نام رکھ دیا
اللہ جانتا ہے کہ اندر ہیں آپؐ ہی

سرکار کی بلندیٔ کردار مرحبا
دشمن بھی مانتے ہیں کہ اطہر ہیں آپؐ ہی

صحرا کے وحشیوں کو مہذّب بنادیا
تہذیب و آشتی کے پیمبر ہیں آپؐ ہی

رب نے پکارا نامِ سراج المنیرؐ سے
ثابت ہوا کہ نور کے پیکر ہیں آپؐ ہی

انؐ کے فدائی حشر کی گرمی سے کیوں ڈریں
محشر کے روز ساقیٔ کوثر ہیں آپؐ ہی

یہ گفتگوئے سراجِ منیر کی خوشبو
ہے بے نظیر شہہِ بے نظیر کی خوشبو

گلاب، جوہی، چمیلی کے واسطے بس ہے
ترے پسینے کے عُشرِ عشیر کی خوشبو

یہاں عمل سے غریب و امیر ہیں، ورنہ
الگ نہیں ہے صغیر و کبیر کی خوشبو

بلالؓ ہوں کہ اُسامہؓ کہ زیدؓ بن حارث
بسی تھی سب میں شہہِ بے نظیر کی خوشبو

خطابِ جعفرِؓ طیّار تھا نجاشی سے
مہک رہی تھی نبیؐ کے سفیر کی خوشبو

خلشؔ حضورؐ کی سیرت کا یہ تقاضا ہے
کہ بادشاہ سے آئے فقیر کی خوشبو

فضائے خیر، کرم کی گھٹا کی بات کرو
دیارِ نور کی آب و ہَوا کی بات کرو

کرو نبیؐ کے لعابِ دہن سے بسم اللہ
پھر اس کے بعد کسی بھی دَوا کی بات کرو

کرو سلام کہ وہ انتخاب ہے رب کا
پڑھو درود اگر مصطفیؐ کی بات کرو

کسی نے پیٹ میں پالا کسی نے گودی میں
کبھی حلیمہ کبھی آمنہ کی بات کرو

تقاضا کرتا ہے ہم سے یہ کلمۂ طیّب
''خدا کے ساتھ رسولِؐ خدا کی بات کرو''

لُٹائی جان نبیؐ پر کئی صحابہ نے
اُحد کی بات کرو تو وفا کی بات کرو

قربان محمدؐ کے اندازِ گدائی پر
رتبہ ہے شہہِ عالم سوتے ہیں چٹائی پر

قرآن کو پہنچایا آقاؐ نے زمانے تک
احسانِ کبیرہ ہے انؐ کا یہ خُدائی پر

سرشار رہا بچپن شفقت میں حلیمہ کی
اللہ کی رحمت ہو سرکارؐ کی دائی پر

اک بار نگاہوں کو دیدارِ مدینہ ہو
بس اتنا کرم یارب اب اپنے فدائی پر

یہ نعت خلشؔ میرا پروانۂ جنّت ہے
سرکارؐ اگر خوش ہوں اس مدح سرائی پر

نوکِ قلم سے نامِ نبیؐ جب رقم ہُوا
مجھ کو لگا کہ سُرخرو میرا قلم ہُوا

مجھ پر مرے حضورؐ کا ایسا کرم ہُوا
پھیلا رکھا تھا میں نے جو دامن وہ کم ہُوا

پوچھو مقامِ عشقِ نبیؐ کا بلالؓ سے
ادنیٰ غلام سب کے لیے محترم ہُوا

وہ فاتحانہ خانۂ کعبہ کی حاضری
سرکار کا وجود بُتوں کا عدم ہُوا

یوں ہی نہیں حضورؐ نے غربت قبول کی
یثربؔ مدینہ ہوتے ہی رشکِ ارم ہُوا

اگر ذاتِ نبیؐ پر بولتے ہیں
سنبھل کر ہی سخنور بولتے ہیں

رسالت کی گواہی اور کیا ہو
بندھی مٹھی میں کنکر بولتے ہیں

یہ ہم ہی جانتے ہیں سنگِ اسود
تجھے کس دل سے پتھر بولتے ہیں

کوئی آساں نہیں سادات ہونا
سرِ مقتل بہتّر بولتے ہیں

مکمل دینِ ابراہیم جس پر
اُسے محبوبِ داور بولتے ہیں

منات ولات بھی ہوں پارہ پارہ
وہ یوں اللہ اکبر بولتے ہیں

اُترتا جائے ہے ہر لفظ دل میں
شہنشاہِ پیمبر بولتے ہیں

خلشؔ سرکار کی معراج یہ ہے
خدا سے وہ فلک پر بولتے ہیں

محفل میں ذکر کیجئے خیرالانامؐ کا
موقع نصیب ہوگا درود و سلام کا

کُل انبیاء میں آپؐ کا منصب امام کا
کیسے کروں احاطہ نبیؐ کے مقام کا

الفاظ مختصر ہیں معانی وسیع تر
یہ وصف منفرد ہے نبیؐ کے کلام کا

طاعت خدا کی اور محبت رسولؐ کی
دینِ مبیں ہے نام اِسی انضمام کا

میرے نبیؐ کا طرزِ سیاست عظیم ہے
طبقہ نہیں ہے اس میں خواص و عوام کا

حبِّ نبیؐ کا ہم کو بھی دعویٰ تو ہے مگر
جذبہ کہاں سے لائیں صحابہ کرام کا

نعتِ نبیؐ کی فکر میں گذرے ہے جو خلشؔ
اس زندگی میں بس وہی لمحہ ہے کام کا

کہاں مقامِ محمدؐ کہاں یہ دیوانے
ہیں بے بساط یہ قدآوری کے پیمانے

بہ زعمِ خود جو نظر آ رہے ہیں فرزانے
چلے ہیں نارِ جہنّم کو خود ہی بھڑکانے

نظر ملائیں تو بینائی کے لئے خطرہ
ترے جمال سے لرزاں ہیں آئینہ خانے

بس اک بزرگ ہے صدیقؓ اور علیؓ بچّہ
مقامِ سرورِ عالمؐ نہ کوئی پہچانے

طلوعِ بدر ہُوا اہلیانِ یثرب پر
خوش آمدید کے نغمے لگے سبھی گانے

تھا جن پہ تنگ یہ شہرِ اماں خلشؔ صاحب
طواف کرنے لگے ہیں وہ چھاتیاں تانے

رات بھر کر کے دعا آنسو بہانا آپؐ کا
میری بخشش کے لئے رب کو منانا آپؐ کا

اے فرشتے ان پہاڑوں کو نہ آپس میں ملا
اہلِ طائف کو تباہی سے بچانا آپؐ کا

یہ نہیں تو ان کی نسلیں مجھ پہ ایماں لائیں گی
پتھروں کے زخم کھا کر مسکرانا آپؐ کا

اس طرح سدرہ سے آگے آپؐ تنہا چل دیے
عرش پر رہتا ہو جیسے آنا جانا آپؐ کا

انؐ کے آنے سے ہر اک شئے میں فراوانی ہوئی
اے حلیمہ ہو مبارک تجھ کو آنا آپؐ کا

دودھ کا حق اس ادا سے آپؐ کرتے ہیں ادا
بکریاں دائی حلیمہ کی چَرانا آپؐ کا

باندھ کر پتھّر شکم پر اُف وہ خندق کھودنا
عام انساں کی طرح جی کر دِکھانا آپؐ کا

دن میں سورج ہے مدینہ رات میں مہتاب ہے
گلشنِ طیبہ میں ہوں یا یہ بھی کوئی خواب ہے

ہجرتِ آقاؐ سے روشن، قسمتوں کا باب ہے
اہلِ یثرب کا مقدّر، طلعتِ مہتاب ہے

نور کی جلوہ نمائی سے مشرّف ہیں وہیؐ
ورنہ کس میں نورِ یزداں دیکھنے کی تاب ہے

ہر کس و ناکس کو رب دیتا نہیں اِذنِ طلب
جانتا ہے کون کتنا واقفِ آداب ہے

یہ حسنؓ ہیں، یہ حسینؓ و فاطمہؓ، یہ ہیں علیؓ
گلشنِ شاہِ مدینہ، کس قدر شاداب ہے

تھی خوئے خود پسند تو تشہیر آشنا
حُبِّ نبیؑ نے کردیا زنجیر آشنا

پتھر جو مارتے تھے اُنہیں بھی دعائیں دیں
تخریب آشنا ہوئے تعمیر آشنا

آقا کا درسِ سورۂ اخلاص' مرحبا
ہوتا ہے شرک نعرۂ تکبیر آشنا

منسوب خوابِ گنبدِ خضرا سے نیند ہے
اے کاش ! میرا خواب ہو تعبیر آشنا

آ کر نبیؑ سے خود ہی سزا چاہنے لگے
جب مصطفیٰؐ نے کر دیا تقصیر آشنا

دل میں خلش ہو نعتِ نبیؑ کی مرے خدا
کر دے مرے شعور کو توقیر آشنا

رہتی ہے نظر جن کی انوار کے ہالے میں
قرآں وہ سمجھتے ہیں سیرت کے اُجالے میں

ہو ثور کا در جیسے اللہ کے تالے میں
کیا حُسنِ مشیّت ہے، مکڑی ترے جالے میں

محشر کی تمازت کا احساس نہیں ہوگا
واللہ وہ فرحت ہے کوثر کے پیالے میں

عثمانؓ و علیؓ جن کو یا سیّدی کہتے تھے
کیا شانِ بلالیؓ ہے بے خوف جیالے میں

محنت کی کمائی سے گر رزق میسّر ہو
اللہ کی رحمت ہے ہر ایک نوالے میں

بے مثل معلّم ہے یہ اُمّی لقبؐ اُس کا
ہے حِلم حلیمہؓ کی آغوش کے پالے میں

جائے گا جدھر صفدر صف چیر کے رکھ دے گا
وہ جوشِ شہادت ہے ہر ایک جیالے میں

مرتبہ ہے برتر و فائق رسولؐ اللہ کا
خالق و رازق بھی ہے عاشق رسولؐ اللہ کا

مُشک و عنبر سے بھی افضل ہے پسینہ مرحبا
ہے لعابِ دہن بھی حاذق رسولؐ اللہ کا

پیٹھ پر مہرِ نبوّت ، پیٹ پر پتھر بندھے
امتحاں لیتا ہے یوں رازق رسولؐ اللہ کا

تھا قرن میں ماہئ بے آب کی صورت اویسؓ
وہ نرالا عاشقِ صادق رسولؐ اللہ کا

آپؐ نے رب سے دعا کی جب عمرؓ کے واسطے
بن گیا وہ حامئ واثق رسولؐ اللہ کا

ہو عطا مجھ کو مدینے کی زیارت کا شرف
ربّنا میں بھی تو ہوں عاشق رسولؐ اللہ کا

تنگ ہے بلدامین آقاؐ پہ ورنہ اے خلشؔ
فرشِ گیتی غرب تا مشرق رسولؐ اللہ کا

نعتوں کا ابھی شغل کہاں ختم کِیا ہے
تا عمر لکھے جاؤں گا یہ عزم کِیا ہے

کچرا نہیں آیا تو عیادت کو پہنچ کر
سرکارؐ نے نفرت کو وہیں ختم کِیا ہے

اک چوٹ لگائی تھی جو تو نے مرے دل پر
اے عشقِ نبیؐ مَیں نے اُسے زخم کِیا ہے

غزوات کی تاریخ یہ دیتی ہے گواہی
احسان عداوت کے علی الرغم کِیا ہے

وہ آنکھ تو اندھی تھی مگر میرے نبیؐ نے
تلقینِ بصیرت سے اسے چشم کِیا ہے

دے ہم کو دعائیں کہ یہاں نعت سُنا کر
اے گوشۂ تنہائی تجھے بزم کِیا ہے

ہر قافیہ اِترائے خلشؔ بخت پہ اپنے
سرکارؐ کی مدحت میں جِسے نظم کیا ہے

سونا اُٹھنا' چلنا پھرنا' کھانا پینا آگیا
مصطفیٰؐ آئے تو جینے کا قرینہ آگیا

کوچۂ یثرب میں جب داخل ہوئے صلِّ علیٰ
یوں لگا جیسے انگوٹھی میں نگینہ آگیا

مرحبا اُمّی لقبؐ کا درسِ علم و آگہی
وقت کے دانشوروں کو بھی پسینہ آگیا

بوریا جب آگیا میرے تصرّف کے لئے
میں تو یہ سمجھا کوئی تختِ زرینہ آگیا

جی تو یہ چاہا پرندہ بن کے جا پہنچوں ابھی
جب تصوّر میں مرے شہرِ مدینہ آگیا

نعت گوئی کا یہ فن' القا ہُوا جب سے مجھے
جیسے مفلس کے مقدّر میں خزینہ آگیا

روشنائی کے مقدّر میں سعادت ہے خلشؔ
شاعروں کے نعت کہنے کا مہینہ آگیا

انتساب رسولِ اکرمؐ سے
گردشِ وقت ہے خفا ہم سے

خُلقِ انسانیت میں روح بھری
بعثتِ سرورِ دو عالم سے

اوس و خزرج کے خونچکاں چہرے
دھو رہے ہیں وفا کے زم زم سے

جو دِیا فرقتِ نبیؐ نے مجھے
زخم بھرتا نہیں وہ مرہم سے

طلعتِ بدر اہلِ یثرب کو
ہوگئی ہجرتِ مکرّم سے

کوئے یثرب مدینہ کہلائی
لمسِ پائے رسولؐ کے دَم سے

دل کو تسکین مل رہی ہے خلشؔ
وردِ نامِ رسولؐ صلعم سے

غم خواری میں دیدۂ پرنم سب کے لیے
آپؐ دعائیں کرتے تھے ہم سب کے لیے

قلب و جگر مجروح تھے نسلِ آدم کے
پیش کیا اسلام کا مرہم سب کے لیے

وحشی ہو، ہندہ ہو، چاہے بوسفیان
بن کر آئے رحمتِ عالم سب کے لیے

ان کو امین و صادق مانا غیروں نے
بعثت سے پہلے بھی مکرّم سب کے لیے

آپؐ کے حق میں تپتے صحرا جیسے سب
آپؐ مثالِ چشمۂ زم زم سب کے لیے

نسل و نسب کی ہر تفریق مٹا ڈالی
تقویٰ جس کا طور مکرّم سب کے لیے

ذکر نبیؐ کا آئے تو پڑھنا لازم ہے
صلّی اللّٰہ وَ عَلیہ وَ سَلَّم سب کے لیے

کانپ جائے ہے قلم، جب بھی یہ منظر باندھے
آپؐ نے فاقے کئے، پیٹ پہ پتھر باندھے

آپؐ پیوند لگاتے ہیں قبا میں اپنی !
شرم سے سمٹے ہوئے جسم پہ چادر باندھے

پڑھنے والا تو بہر حال پڑھے گا کلمہ
شرک کس زعم میں ہے مٹھی میں کنکر باندھے

جب قلم شانِ رسالتؐ میں قصیدہ لکھے
جیسے دستار فضیلت کی مرے سر باندھے

آرزو ہے کہ مدینے سے بلاوا آجائے
منتظر ایک زمانے سے ہوں بستر باندھے

میں تو ہجرت کی تمنّا میں بسر کرتا ہوں
مستقل جس کی رہائش ہو وہی گھر باندھے

مفلسی پاؤں کی زنجیر بنی ہے لیکن
طائرِ فکر کے کیسے کوئی شہپر باندھے

روزِ محشر وہ لعینوں کی صفوں میں ہوگا
جس نے بہتان خلشؔ میرے نبیؐ پر باندھے

ذکر ہے زانوئے یارِ غارؓ کا
جس پہ سر تھا سیّد الابرارؐ کا

مل نہیں سکتی مثال اُس کی کہیں
جذبۂ ایثار وہ انصارؓ کا

شافعِ محشر تو ہیں آقا مگر
وہ عمل دیکھیں گے دعویدار کا

ہے بڑا بد بخت جس کو دیکھ کر
رنگ بدلا ہے رُخِ سرکارؐ کا

مُشک و عنبر جس کی خوشبو کے نثار
وہ پسینہ ہے مرے سرکارؐ کا

چاند سورج کا اُجالا ہے خلشؔ
عکس اُنؐ کے چہرۂ انوار کا

سروش ایسے نبیؐ سے سلام عرض کرے
کہ جیسے آقا سے کوئی غلام عرض کرے

قلم صفاتِ محمدؐ رقم کرے کیسے
زبان کیسے نبیؐ کا مقام عرض کرے

جو چاہتا ہو تریؐ درس گاہ کی مدحت
کمالِ وصفِ صحابہ کرامؓ عرض کرے

ذرا بکھر کے مجھے زندگی عطا کر دے
نبیؐ کی زلفِ معطّر سے شام عرض کرے

فرشتے جاتے ہیں لیکر نبیؐ کی خدمت میں
کوئی کہیں بھی درود و سلام عرض کرے

نبیؐ کے چاہنے والوں کے نام لکھتے ہو؟
اجازت ہو تو خلشؔ اپنا نام عرض کرے

کرتا میں بار بار نبیؐ پر نثار دل
اے کاش میرے سینے میں ہوتے ہزار دل

عشقِ نبیؐ میں جب سے گرفتار ہوگیا
پُر نور ہوگیا ہے مرا داغ دار دل

سرکارؐ جس کو جاں سے زیادہ نہیں عزیز
کچھ کام کا نہیں وہ عبادت گزار دل

جب چاہے جا پہنچتا ہے کوئے رسولؐ میں
اسپِ تصورات پہ ہوکر سوار دل

حسّانؓ و بن رواحہؓ کی صف میں بفیضِ نعت
محشر کے روز ہوگا ترا بھی شمار دل

اس دل کو ہم تو دل ہی نہیں مانتے خلشؔ
ہجرِ رسولؐ میں جو نہیں بیقرار دل

لمسِ لبِ رسولؐ جو اسود کو مل گیا
پتھر خوشی سے پھول کی مانند کھِل گیا

کی تھی دعا حضورؐ نے کرتے بھی کیا عمرؓ
بس آپؐ سے نگاہ ملی اور دل گیا

جھلاّیا کنکری کی شہادت پہ بوجہل
شرمندہ کرنے آیا تھا ہو کر خجل گیا

سرکارؐ نے لعابِ دہن جب لگا دیا
آشوبِ چشم ٹھیک ہُوا زخم مل گیا

بولی حلیمہ چہرۂ انور کو دیکھ کر
روشن چراغ آج مرے گھر کو مل گیا

سر کا لہو اُتر گیا نعلینِ پاک میں
رب کو جلال آنے لگا عرش ہِل گیا

سورج ہے سر پہ، سینے پہ سِل ہے بلالؓ کے
لب پہ احد ہے گرچہ بدن سارا چھل گیا

یہ سلسلہ جو سرِ اختتام تک پہنچے
تھا لازمی کہ رسولِ انامؐ تک پہنچے

جب آئے میرے نبیؐ تک شریعتِ اسلام
معاشرت کے مکمل نظام تک پہنچے

تلاشِ حق میں بھٹکتے تھے کو بہ کو سلماںؓ
نصیب جاگا تو خیرالانامؐ تک پہنچے

نجات گرمئ محشر سے مل گئی ان کو
ہیں خوش نصیب جو کوثر کے جام تک پہنچے

یہاں ترستا نہیں کوئی باریابی کو
یہ بادشاہ تو خود ہی عوام تک پہنچے

اگر خلشؔ ہے تمنّا تو یہ تمنّا ہے
کہ حاضری کا شرف اِس غلام تک پہنچے

اِسے مت روک اے رضواں یہ اُمّت مصطفیؐ کی ہے
یہی ہے اِس کی وارث کیونکہ جنّت مصطفیؐ کی ہے

کلام اللہ' اور وہ بھی رسول اللہؐ کے لب سے
دلوں میں گھر جو کرلے وہ حلاوت مصطفیؐ کی ہے

بروزِ فتح مکّہ دشمنوں سے در گذر کرنا
نہیں تمثیل جس کی وہ مروّت مصطفیؐ کی ہے

شریعت میں' عبادت میں' معیشت میں' سیاست میں
ہماری کامیابی کو ضرورت مصطفیؐ کی ہے

کبھی فاقے کیے ہم نے' نہ باندھے پیٹ پر پتھر
اگرچہ جانتے سب ہیں یہ سُنّت مصطفیؐ کی ہے

سرِ محشر نبیؐ کے چاہنے والوں کی بن آئی
عدالت گاہ داور کی' وکالت مصطفیؐ کی ہے

ہے مطلب نعت گوئی کا خلشؔ تلوار پر چلنا
سنبھل کر شعر کہتا ہوں کہ مدحت مصطفیؐ کی ہے

نعتوں سے اگر خوش ہوئے سرکارؐ ہمارے
پروانۂ جنّت ہیں یہ اشعار ہمارے

دل شوق سے مرنے کو ہیں تیار ہمارے
مرنے پہ نظر آئیں گے سرکارؐ ہمارے

تحفے یہ درودوں کے لگاتار ہمارے
خوشبو سے مہکنے لگے کردار ہمارے

محسن یہ سنیچر ہیں نہ اتوار ہمارے
منکر یہ رسالتؐ کے نہیں یار ہمارے

سب داورِ محشر کی عدالت میں ہیں بے بس
مختار ہیں بس احمدِ مختارؐ ہمارے

اِترائیں نہ کیوں ہم کو یہ اعزاز ملا ہے
اللہ کے محبوبؐ ہیں دلدار ہمارے

بعثت سے حرا، ثور حفاظت سے ہے منسوب
ہیں واجبِ تعظیم خلشؔ غار ہمارے

آپؐ نے روشن کئے جب راستی کے راستے
تیرگی میں گُم ہوئے سب گمرہی کے راستے

مائیں، بہنیں، بیٹیاں اُسؐ ذاتِ اقدس کے نثار
لڑکیوں پر جس نے کھولے زندگی کے راستے

آپؐ نے ایسے کیا سدرہ سے آگے کا سفر
رفعتوں کی منزلیں تھیں روشنی کے راستے

دے رہی ہے درس ہم کو سیرتِ حضرت بلالؓ
کلفتوں کے بعد ہی ہیں سرخوشی کے راستے

مَیں علیؓ سے ہوں علیؓ مجھ سے کہا تھا آپؐ نے
مل گیا حبِّ نبیؐ حبِّ علی کے راستے

الاماں شعب ابی طالب کے مشکل تین سال
کٹ گئے عشقِ رسولِ ہاشمی کے راستے

راہ چُننے کا خلشؔ حاصل اگر ہو اختیار
جائیں گے جنّت میں ہم، کوئے نبیؐ کے راستے

بصارتوں کو بصیرت کا کچھ شعور نہیں
نظر سے دور مدینہ ہے دل سے دور نہیں

نبیؐ پہ تیر چلے اور سہے صحابہؓ نے
شعارِ حبِّ نبیؐ کا ہمیں شعور نہیں

نبیؐ نے کر دیا اعلان جبلِ فاراں پر
یہ واقعہ ہی تو اسلام کا ظہور نہیں

چلو دیارِ مدینہ دیارِ رحمت ہے
وہاں کھجور کا سایہ بھی ، پھل بھی دور نہیں

محبتوں کا رکھیں گے وہؐ پاس محشر میں
دِلوں کو توڑنے والے مرے حضورؐ نہیں

کوئی نہیں ہے غلامانِ مصطفیٰؐ میں خلشؔ
جسے غلامیٔ سرکارؐ کا غرور نہیں

جس سے جگ مگ حلیمہ کا آنگن ہے وہؐ
نجم ہے ہر نبی ماہِ روشن ہے وہؐ

اسؐ کے کردارِ اطہر کی کیا بات ہے
دشمنوں نے بھی مانا کہ احسن ہے وہؐ

جس کو دنیا ستائے مدینہ چلے
بے کسوں بے سہاروں کا مامن ہے وہؐ

اس کو رب نے سراج المنیرؐ کہا
کیونکہ نورِ الٰہی کا درپن ہے وہؐ

کوئے طیبہ میں آداب ملحوظ رکھ
آفتابِ رسالتؐ کا مسکن ہے وہ

عشقِ احمدؐ مری روح میں بس گیا
میں وہ دل ہوں خلشؔ جس کی دھڑکن ہے وہؐ

شرطِ ایماں ہے کلمۂ توحید
سارے جھوٹے خداؤں کی تردید

یا خدا روضۂ نبیؐ کی دید
ہو میسّر کہ ہم منائیں عید

ذرّہ ذرّہ انھی کے دم سے ہے
ہیں وہی کائنات کی تمہید

عشقِ احمدؐ نے یہ شرف بخشا
ہم نے دیکھے بغیر کی تقلید

خود عمل اس پہ کر کے دکھلایا
کی ہے جس کام کی ہمیں تاکید

مُہر بوجہل ہے ترے دل پر
کنکروں نے اگرچہ کی تائید

رب پہ ایمان مصطفیٰؐ سے ہے
دل مسلمان مصطفیٰؐ سے ہے
مصطفیٰؐ سے ہے بزمِ دو عالم
کُن کا اعلان مصطفیٰؐ سے ہے
اس کی اللہ سے شناسائی
جس کی پہچان مصطفیٰؐ سے ہے
ہم تو کب کے ہلاک ہو جاتے
جان میں جان مصطفیٰؐ سے ہے
ایک اُمّی ہے منبعِ دانش
علم کی شان مصطفیٰؐ سے ہے
ہو رہی ہے عمل میں کوتاہی
دل پشیمان مصطفیٰؐ سے ہے
ہم گنہگار اور جنّت میں
بس یہ امکان مصطفیٰؐ سے ہے
علم مشکوک تیرا دانشور
تو جو انجان مصطفیٰؐ سے ہے
بخت میرا کہ اے خلشؔ نسبت
مثلِ حسّانؓ مصطفیٰؐ سے ہے

اک چٹائی پہ جو سلطان نظر آتا ہے
اسؐ کے کردار میں قرآن نظر آتا ہے

ایک انگلی کے اشارے پہ ہُوا دو ٹکڑے
چاند بھی تابعِ فرمان نظر آتا ہے

جو ہیں نادار تصوّر میں مدینہ دیکھیں
راستہ اک یہی آسان نظر آتا ہے

گھر سے چلتا ہے عمرؓ قتل کی نیّت لے کر
لوٹتا ہے تو مسلمان نظر آتا ہے

مجھ گنہگار کو جنّت کا ہے دعویٰ آقاؐ
آپؐ کے دَم سے یہ امکان نظر آتا ہے

اے خلشؔ انؐ کی احادیث جو پڑھ لے اس کو
فلسفہ کوئی ہو بے جان نظر آتا ہے

ہم کو پہچان اس وسیلے سے
ہم ہیں حسّانؓ کے قبیلے سے

انتہا ہوگی عرشِ اعظم پر
ابتدا ہو رہی ہے ٹیلے سے

نامِ احمدؐ پڑے جو کانوں میں
حرف محسوس ہوں رسیلے سے

یہ ہے اعجاز ذکرِ احمدؐ کا
خشک لب ہوگئے ہیں گیلے سے

کالی کملی کو چومتے ہیں عمرؓ
گھر سے نکلے تھے لال پیلے سے

اِک یہی دھُن سدا خلشؔ مجھ کو
نعت لِکھوں ادب کے حیلے سے

یہ جو تحفے ہیں مرے اشعار کے
ہیں قصیدے سیّد الابرارؐ کے

ہم ہیں ممنونِ کرم سرکارؐ کے
جاں ہے صدقے احمدِؐ مختار کے

غور کیجے آیتوں کے روپ میں
آئینے ہیں آپؐ کے کردار کے

در گذر کر دے خطائیں یا خدا
ہم بھی عاشق ہیں ترے دلدارؐ کے

بھائی کہہ کے جائیدادیں بانٹ لیں
دل سمندر ہو گئے انصارؓ کے

دل یہ کہتا ہے کہ قرباں جائیے
قسمتِ زانوئے یارِ غارؓ کے

گلاب و جوہی و عنبر تمام کی خوشبو
خدا نے اُنؐ کے پسینے کے نام کی خوشبو

عجیب ضد یہ ابوجہل و بولہب کی تھی
کہ جان بوجھ کے خود پر حرام کی خوشبو

حسنؓ، حسینؓ، علیؓ، فاطمہؓ کی سیرت پڑھ
سبھی سے آئے گی خیرالانامؐ کی خوشبو

مہک رہے ہیں غلامانِ مصطفیٰؐ کے غلام
بڑی نفیس ہے ہر اک غلام کی خوشبو

تھی درس گاہِ گرانقدر آپؐ کی مجلس
یہ کہہ رہی ہے صحابہ کرام کی خوشبو

دعائیں ان کے لئے، مارتے ہیں جو پتھر
ہے بے نظیر ترے انتقام کی خوشبو

خلشؔ میں شاعرِ کمتر، مگر بفیضِ نعت
اُتر رہی ہے دلوں میں کلام کی خوشبو

ہوئی جو نشر محمدؐ کے نام کی خوشبو
مہک اٹھی ہے درود و سلام کی خوشبو

پڑا ہُوا تھا جہاں شرک کی غلاظت میں
مرے نبیؐ نے زمانے میں عام کی خوشبو

ہیں خوشبوؤں کے دھنی گلشنِ نبیؐ کے پھول
گُل و سمن میں تو ہے صرف نام کی خوشبو

خدا کی حمد و ثنا' آپؐ پر درود و سلام
نماز میں ہے اِسی انضمام کی خوشبو

نبیؐ کے چہرۂ انور سے صبح کا آغاز
نبیؐ کی زلفِ معطّر سے شام کی خوشبو

خلشؔ یہ ریشِ مبارک عظیم سُنّت ہے
عطا کرے یہ ہمیں احترام کی خوشبو

رات بھر کر کے دعا، آنسو بہانا آپؐ کا
میری بخشش کے لئے رب کو منانا آپؐ کا

ق

اے فرشتے ان پہاڑوں کو نہ آپس میں مِلا
اہلِ طائف کو تباہی سے بچانا آپؐ کا

یہ نہیں تو اِن کی نسلیں مجھ پہ ایماں لائیں گی
''پتھروں کے زخم کھا کر مسکرانا آپؐ کا''

اس طرح سدرہ سے آگے آپؐ تنہا چل دئے
عرش پر رہتا ہو جیسے آنا جانا آپؐ کا

اُنؐ کے آنے سے ہر اک شئے میں فراوانی ہوئی
اے حلیمہ ہو مبارک تجھ کو آنا آپؐ کا

باندھ کر پتھر شکم پر، اُف وہ خندق کھودنا
عام انساں کی طرح جی کر دِکھانا آپؐ کا

الٰہیٰ ہم کو عطا کر شعور کی خوشبو
پڑھیں حدیث تو آئے حضورؐ کی خوشبو

کلامِ مدحتِ آقاؐ بساط بھر لکھیئے
وہؐ جان جائیں گے بین السّطور کی خوشبو

یہ سوچ کر کسی مشروب کو چھوا ہی نہیں
پلائیں گے وہؐ شرابِ طہور کی خوشبو

یہی تقاضائے حبِّ رسولؐ ہے یارو
ہمارے خلق میں اُترے حضورؐ کی خوشبو

ہوا 'دیارِ مدینہ سے ہو کے آئی ہے
مہک رہی ہے فضا میں کھجور کی خوشبو

یہ استعارۂ معراج ہے خلشؔ صاحب
فلک پہ پھیل رہی تھی حضورؐ کی خوشبو

اے غمِ ہجرِ مدینہ وہاں جائیں کیسے
اور جائیں بھی تو پھر لوٹ کے آئیں کیسے

بوترابؓ اور کریں، حکم عدولی آقاؐ !
صلح نامے سے مگر نام مٹائیں کیسے

عائشہؓ مائی جگہ، وقف عمرؓ کو کردیں
ورنہ ہمسائیگی، سرکار کی پائیں کیسے

ماں کی خدمت میں ہیں مصروف اویسؓ قرنی
بسملِ ہجرِ نبیؐ ہیں مگر آئیں کیسے

اسوۂ رحمتِ عالم یہ سبق دیتا ہے
شمعِ حق تیز ہواؤں میں جلائیں کیسے

تین سانسوں میں پئیں پانی یہ ارشاد ہُوا
یہ سلیقہ بھی سکھایا ہے کہ کھائیں کیسے

آپؐ کے چہرۂ انور پہ حلیمہؓ واری
سرورِ دین کی لیتی ہیں بلائیں کیسے

اے خلشؔ نعتِ شہہِ دیںؐ کا شعور آیا تو
دل یہ چاہے کہ انھیں جا کے سُنائیں کیسے

ختمِ رُسُل ہیں، حاملِ اُمّ الکتاب ہیں
بعد از خدا بزرگ، رسالت مآب ہیں

آسان ہوگا ہم پہ سفر پُل صراط کا
ہم کو جو اُنؐ کے نقشِ قدم دستیاب ہیں

ہجرت کی صبح گھر میں جو داخل ہوئے عدو
دیکھا کہ محوِ خواب وہاں بوترابؓ ہیں

آقاؐ کی تربیت میں صحابہؓ سنور گئے
دل آئینہ صفت ہیں تو چہرے کتاب ہیں

پائندہ ہے شریعتِ اسلام تا اَبد
باقی جو فلسفے ہیں مثالِ حباب ہیں

آؤ اِدھر جو کوثر و تسنیم چاہیۓ
تم جس طرف چلے ہو اُدھر تو سراب ہیں

حاصل ہوئی سعادتِ عشقِ نبیؐ جنھیں
دونوں جہاں میں صرف وہی کامیاب ہیں

تو مثالِ پیکرِ نور ہے ، تری پاک ذات ہے روشنی
مرے دل میں تیرا خیال ہے مرے ساتھ ساتھ ہے روشنی

جہاں اتباعِ رسولؐ ہے وہاں رحمتوں کا نزول ہے
ہوئی اس زبان سے جو ادا وہ ہر ایک بات ہے روشنی

وہ رسولِ خیرالانامؐ ہے کہ جو انبیاء کا امام ہے
ہاں وہی سراجِ منیرؐ جو پئے کائنات ہے روشنی

یہ علیؓ ہیں اور یہ ہیں فاطمہؓ ' یہ حسنؓ ہیں اور یہ حسینؓ ہیں
یہ ہے باغِ احمدِ مجتبیٰؐ یہاں پات پات ہے روشنی

جہاں ہر زباں پہ درود ہے' وہاں روشنی کا ورود ہے
وہاں برکتوں کا وجود ہے وہاں شش جہات ہے روشنی

یہاں صرف خیر ہے شر نہیں' یہاں تیرگی کا گذر نہیں
اے غریقِ ظلمتِ کفر آ ' کہ تری نجات ہے روشنی

اے خلشؔ وہ اسریٰ کی رات ہو شبِ قدر ہو کہ شبِ برأت
جسے اُنؐ سے نسبتِ خاص ہے وہ ہر ایک رات ہے روشنی

خوشا نصیب کہ اللہ تک رسائی ہے
نبیؐ کا عشق مگر شرطِ ابتدائی ہے

دلوں میں شعلۂ ایماں اسی سے ہے روشن
نبیؐ کا عشق تو جیسے دِیا سلائی ہے

تمہارےؐ نام پہ لب چومتی ہیں جو آنکھیں
بصارت ان کی بصیرت سے جگمگائی ہے

یہی ہے کُل سروساماں شہؐ دو عالم کا
بس ایک کملی ہے دستار ہے چٹائی ہے

ہر ایک شئے کو میسّر ہوئی فراوانی
حلیمہ رحمت و برکت سمیٹ لائی ہے

اسے دیارِ نبیؐ میں بھی مل گئی فرصت
خرد وہاں سے بھی کیا کیا خرید لائی ہے

اُدھر پسینہ جو افضل ہے مُشک و عنبر سے
اِدھر لعابِ دہن ہے کہ جو دَوائی ہے

زہے وہ ذات کہ جس سے ہے آگہی منسوب
جو ہے تو اُمّی، مگر علم کی اِکائی ہے

یہ جس سے نعتِ نبیؐ لکھ رہا ہوں کاغذ پر
خلشؔ سیاہی نہیں ہے یہ روشنائی ہے

کوئی نہیں ہے زمانے میں ماورائے وفا
مگر نبیؐ کے دِوانوں کی ہائے ہائے وفا

رکھی ہے پایۂ ایمان پر بِنائے وفا
مجال کیا جو ذرا ڈگمگائے پائے وفا

عمرؓ تمہیں یہ سعادت بہت مبارک ہو
نبیؐ نے کی ہے تمہارے لئے دعائے وفا

محاصرے سے نبیؐ کو نکالنے کے لئے
خوشی سے آپؐ کے بستر پہ لیٹ جائے وفا

حضورؐ زانوئے صدّیقؓ پر ہیں سوئے ہوئے
ڈسے ہے بارہا موذی کرے نہ ہائے وفا

تو میزبانِ محمدؐ ہے وادئ یثرب
تجھے مدینہ بنادے گی یہ فضائے وفا

نبیؐ کے نام کا ہر تیر خود پہ جھیل لیا
اُحد نے پھر نہیں دیکھی وہ انتہائے وفا

اُسے نبیؐ کے نواسےؓ کا پاس ہے لیکن
اذان ہجرِ نبیؐ میں نہ پڑھنے پائے وفا

درِ رسولؐ پہ پہلی نظر پڑے جو خلشؔ
بنامِ اشک نگاہوں میں جھلملائے وفا

انہیں سراجِ مُنیر کہیئے یا کہیئے مینار روشنی کا
یہ ذکرِ نورالہدیٰؐ ہے اس میں ہے لفظ بیکار تیرگی کا

یہ خود پہ اترائے اے حلیمہؓ چلا نہ جائے گا اس سے دھیما
سوار ہیں سرورِ دو عالمؐ مزاج مت پوچھ اونٹنی کا

یہ وہ شہہِ بوریا نشیںؐ ہے کہ جس کی تمثیل ہی نہیں ہے
چراغ جلتا ہے اس کے آگے نہ قیصری کا نہ خسروی کا

تپے جو ایماں وفا کی لَو میں دکھائی دے راہ اس کی ضَو میں
چلا ہوں عشقِ نبیؐ کی رَو میں یہی تو رستہ ہے راستی کا

بلند شجرہ نہ خانوادہ عمل سے رتبہ ہے کم زیادہ
امیرِ لشکر غلام زادہ یہ فیصلہ ہے مرے نبیؐ کا

جنہیں تھی فہم و ذکا پہ نازش بہ زعمِ خود تھے جو اہلِ دانش
ہیں دم بخود سب کہ ایک اُمّیؐ پیام دیتا ہے آگہی کا

اگر ہو شہرِ رسولؐ جانا تو اس طرح خود کو بھول جانا
خلشؔ وہاں دل میں بھول کر بھی خیال آئے نہ واپسی کا

ٹوٹیں ہزار قہر و غضب خیریت سے ہوں
دامانِ مصطفیٰؐ کے سبب خیریت سے ہوں

آنے لگا کلام کا ڈھب خیریت سے ہوں
نعتِ نبیؐ کا فیض ہے سب خیریت سے ہوں

صد شکر مصطفیٰؐ کی غلامی ملی مجھے
اب کوئی آرزو نہ طلب خیریت سے ہوں

پوچھا گیا تو زیدؓ نے حارثؓ سے یہ کہا
بن کر غلام شاہِ عربؐ خیریت سے ہوں

دل مبتلا تھا کب سے غمِ روزگار میں
لب پر مرے درود ہے اب خیریت سے ہوں

نامِ نبیؐ کا ورد ہے جب سے زبان پر
تاثیر ہو رہی ہے عجب خیریت سے ہوں

تشنہ لبی سے میرا خلشؔ واسطہ نہیں
تر ہیں نبیؐ کے ذکر سے لب خیریت سے ہوں

عجز بیاں کرتا ہے اُنؐ کی بعثت کی تمثیل
کفر کے اندھیارے میں اُتری اک روشن قندیل

ان کے بعد نہیں ہے کوئی، ختم رُسل ہیں وہ
ان کی شریعت ہے احکامِ ربیؔ کی تکمیل

ایثار و اخلاص کے جذبے ہیں جن سے تعبیر
میرے نبیؐ نے کی ایسے کرداروں کی تشکیل

ان کی حدیثوں میں ہیں خزانے علم و بصیرت
اُمّی لقبؐ کا اُسوۂ حسنہ قرآں کی تفصیل

اپنی خاطر صدمے جھیلے، غم انگیز کئے
اُمت پر احسانِ نبیؐ ہے قرآں کی ترسیل

بدر کی جانب پلٹے لیکر جان ہتھیلی پر
آقاؐ نے ارشاد کیا اور سب نے کی تعمیل

نعمتِ اتباعِ نبیؐ مل گئی
راستہ وہ ملا راستی مل گئی

لے رضاعت تجھے آپؐ کی مل گئی
اے حلیمہ سعادت بڑی مل گئی

عظمتیں مل گئیں برتری مل گئی
ہم کو دستارِ نامِ نبیؐ مل گئی

گمرہی کے اندھیرے میں گُم تھا عرب
نور اُترا تو تابندگی مل گئی

بعد جس کے کوئی پھر نہ آیا نبی
ہم کو وہ مشعلِ آخری مل گئی

تھا جو فارس کا سلمانؓ جو یائے حق
''جب مدینے گیا روشنی مل گئی''

چل پڑے گھر سے تلوار تھامے عمرؓ
جان لینے گئے زندگی مل گئی

پیڑ سوکھا ہوا تھا ہرا ہوگیا
آپؐ نے چھو لیا تازگی مل گئی

ہمیں پیارا شعارِ مصطفیٰؐ ہے
یہ ہم پہ مستعارِ مصطفیٰؐ ہے

بہاروں کا سماں ہے میرے گھر میں
تصوّر میں دیارِ مصطفیٰؐ ہے

عداوت کر رہا ہے شرک لیکن
اسے بھی اعتبارِ مصطفیٰؐ ہے

مرے ماں باپ، میرا دل، مری جاں
مرا سب کچھ نثارِ مصطفیٰؐ ہے

سرِ محشر خدا کا اِذن ہو تو
شفاعت اختیارِ مصطفیٰؐ ہے

امام الانبیاء ہے اُنؐ کا منصب
یہ معیارِ وقارِ مصطفیٰؐ ہے

خلشؔ دنیا ہے اُس کی ٹھوکروں میں
جو سچّا جاں نثارِ مصطفیٰؐ ہے

آ ہوئے فکر کے ذرا کُھل جائیں پَر ہی
ہو جائے آج گلشنِ طیبہ کی سیَر ہی

عشقِ رسولؐ کا یہ شرف ہے کہ دوستو
کی ہم نے اُن کی پیروی دیکھے بغیر ہی

تن کا لہو اُتر گیا نعلین میں مگر
آقاؐ تو اہلِ شر کی بھی چاہیں گے خیَر ہی

روٹھے رہے قریش تو انصارؓ مل گئے
مشکل کا وقت آیا تو کام آئے غیَر ہی

پاسِ ادب رکھیں گے جگانے میں جبرئیلؑ
سہلائیں گے پَروں سے وہ آقاؐ کے پیَر ہی

جب بھی رسول آئے غریبوں نے کی مدد
پہلے تونگروں نے کیا حق سے بیَر ہی

قسمت تو دیکھئے کہ ہدایت جو مل گئی
کعبے کے پاسبان ہوئے اہلِ دیَر ہی

جب نورِ آمنہ کے بدن میں اُتر گیا
صحرا کے وحشیوں کا مقدّر سنور گیا

قرآنِ پاک ختمِ رُسلؐ کی زبان سے
کانوں میں پڑ گیا تو دلوں میں اُتر گیا

اُمّیؐ تھا جس نے علم کے دریا بہا دیئے
بینائیوں کو دے کے وہؐ اپنی نظر گیا

ہجرت کی شب عدو کی بصارت ہوا ہوئی
اور سامنے سے نور کا پیکر گذر گیا

اک درس گاہِ خُلق تھی مجلس رسولؐ کی
صحبت میں ایک ایک صحابی نکھر گیا

ہمارے پاؤں کی زنجیر جس کے ہاتھ میں ہے
مثال آپ ہی اپنی وہ کائنات میں ہے

نکل رہی ہے جو کمزور اونٹنی آگے
حلیمہ! کون سوار اس پہ تیرے ساتھ میں ہے

گئے وہؐ عرش پہ لمحوں میں لوٹ بھی آئے
مرے نبیؐ کے لیے یہ بھی ممکنات میں ہے

جسے حدیث کہیں، وہ ہے گفتگو اُن کی
ہماری خیر کا پہلو ہر ایک بات میں ہے

نبیؐ سے وصل ہیں معراج و قدر کی راتیں
متاعِ نور کی بارش ہر ایک رات میں ہے

اُنڈیلتا ہوں ورق پر میں نعت کی صورت
جو روشنائی مرے ذہن کی دوات میں ہے

زہے نصیب ملا نعت گوئی کا اعزاز
قبولیت کا شرف مصطفیؐ کے ہاتھ میں ہے

خلشؔ ننانوے یوں ہی نہیں ہیں نام اُن کے
ہر ایک نام کی تاثیر بھی صفات میں ہے

جہاں مصطفیٰؐ کے حوالے رہیں گے
وہاں حاشیوں تک اُجالے رہیں گے

وکالت کریں گے وہ محشر میں اپنی
ہماری زبانوں پہ تالے رہیں گے

اگر ثور کے غار کا ذکر ہوگا
تو عنوان مکڑی کے جالے رہیں گے

یہاں جو رہے مصطفیٰؐ والے بن کر
وہ محشر میں اللہ والے رہیں گے

ہمارے لئے وقف سایہ نبیؐ کا
سرِ حشر ہم پر ہی ڈالے رہیں گے

غلاموں کو یارب مدینے بُلا لے
کہاں تک دلوں کو سنبھالے رہیں گے

خلشؔ نامِ احمدؐ لبوں پر سجالے
ترے گرد رحمت کے ہالے رہیں گے

ہمیں یہ درس حدیثِ نبیؐ سے ملتا ہے
کہ قُربِ آپؐ کا حبِّ علیؓ سے ملتا ہے

نبیؐ کی پیروی کرنے کا اک سلیقہ ہے
یہ راستہ تو فقط راستی سے ملتا ہے

نماز ہو نہیں سکتی بغیر التّحیات
خدائے پاک بھی ذکرِ نبیؐ سے ملتا ہے

نہ تمکنت نہ کوئی طمطراق منصب کا
یہ بادشاہ بڑی سادگی سے ملتا ہے

مجھے غزل سے بھی رغبت رہی خلشؔ لیکن
سکونِ دل تو فقط نعت ہی سے ملتا ہے

اگر الہٰ کی وحدت سے آشنائی ہو
تو شرط ہے کہ رسالت سے آشنائی ہو
جو مصطفیٰؐ کو نہ جانا' وہ کچھ نہیں جانا
ہزار علم و فضیلت سے آشنائی ہو
ہر ایک دل کی سرِ حشر آرزو ہوگی
نبیؐ کے سایۂ رحمت سے آشنائی ہو
کہیں منکر تو نہ جاؤ گے بوجہل کی طرح
جو کنکروں کی شہادت سے آشنائی ہو
پیمبروں کو سعادت ملی شبِ اسرا
کہ مصطفیٰؐ کی امامت سے آشنائی ہو
کہیں حضورؐ، صحابہ کرامؓ سنتے رہیں
سماعتوں کی حلاوت سے آشنائی ہو
سُنیں منادیٔ بخشش جو فتحِ مکّہ پر
ستمگروں کی مروّت سے آشنائی ہو
نظامِ کفر و جہالت سے چھوٹ جاؤ گے
اگر نظامِ شریعت سے آشنائی ہو
گناہگار ہوں لیکن غلام ہوں اُنؐ کا
خدا کرے کہ شفاعت سے آشنائی ہو
شعور آئے نبیؐ کی قصیدہ خوانی کا
خلشؔ مری بھی بصیرت سے آشنائی ہو

کروں میں تیریؐ گذر گاہِ معتبر کو سلام
مسافرِ شبِ اسریٰ ترے سفر کو سلام

دِیا پیام کہ حاصل ہو زوجیت کا شَرَف
خدیجہؓ مائی تری دور رَس نظر کو سلام

روا نہیں ہے کوئی رنگ و نسل کی تفریق
تجھے سلام ترے نقطۂ نظر کو سلام

دہانِ ثور پہ لمحوں میں بُن دیئے جالے
تجھے سلام اے مکڑی ترے ہنر کو سلام

عدو کے سامنے انڈوں کو چھوڑ کر جو اُڑا
وفا شعار کبوتر کے بال و پر کو سلام

مرے نبیؐ کے لئے دودھ بٹ گیا جس کا
حلیمہ دائی ترے گوشۂ جگر کو سلام

وہی جو مذہبِ اسلام کے ستوں ٹھہرے
علیؓ و عثماںؓ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو سلام

پرتوِ نورِ ھُدیٰ ہیں تاجدارِ دو سَرا
راستی کا راستہ ہیں تاجدارِ دو سَرا

دو سَرا کے کُل خزانے دسترس میں ہیں مگر
حاملِ صبر و رضا ہیں تاجدارِ دو سَرا

ہے ہر اک پرواز کا سدرہ مقامِ منتہیٰ
ماورائے منتہا ہیں تاجدارِ دو سَرا

آپؐ کو پایا تو یہ دائی حلیمہ پر کھُلا
رحمتوں کا سلسلہ ہیں تاجدارِ دو سَرا

ہیں خدا کے بعد سب سے برتر و بالا وہی
تاجدارِ انبیاء ہیں تاجدارِ دو سَرا

اہلِ طائف دفن ہوجاتے پہاڑوں میں خلشؔ
خیر سے خیرالوریٰ ہیں تاجدارِ دو سَرا

کہوں کیسے، مجھے ادراک ہے نعتِ نبیؐ کیا ہے
ابھی میں طفلِ مکتب ہوں مری اوقات ہی کیا ہے

نبیؐ کے نام کے تیروں کو روکا اپنے سینوں پر
صحابہؓ نے بتایا اُحد میں حبِّ نبیؐ کیا ہے

دکھایا ہے نمونہ بادشاہی میں فقیری کا
تری عظمت کے آگے خسروی کیا قیصری کیا ہے

امامت آپؐ کی تھی، مقتدی تھے انبیاء سارے
پتہ ہے مسجدِ اقصیٰ کو ان کی پیروی کیا ہے

اگر مقبول ہوں نعتیں مری سرکارِ احمدؐ میں
خلشؔ سامانِ بخشش ہے یہ میری شاعری کیا ہے

سویرے چہچہاتے ہیں جو پنچھی نعت پڑھتے ہیں
خوشی سے لہلہاتے ہیں شجر بھی نعت پڑھتے ہیں

درودِ پاک پڑھتے ہیں نبیؐ کا نام سنتے ہی
مدینہ یاد آتا ہے تو سُنّی نعت پڑھتے ہیں

کلام اللہ میں ہے جا بہ جا مدحت محمدؐ کی
تلاوت جو بھی کرتے ہیں خدا کی نعت پڑھتے ہیں

امیںؐ، صادقؐ، مزمّلؐ، مجتبیٰؐ کا ورد جاری ہے
نبیؐ کے چاہنے والے نرالی نعت پڑھتے ہیں

قصیدے سرورِ عالمؐ کے پڑھتے ہو خلشؔ تم بھی
شرف ہم کو یہ حاصل کہ اپنی نعت پڑھتے ہیں

رب سے لے لیا وعدہ آپؐ نے شفاعت کا
عرش پر بھی آقا کو تھا خیال اُمّت کا

شوق یہ نمازوں کا، نظم یہ جماعت کا
آپؐ کی عنایت ہے ہر عمل عبادت کا

عاشقانِ احمدؐ کو غم نہیں ہے رحلت کا
قبر لائے گی تحفہ آپ کی زیارت کا

کنکری کا وہ پڑھنا کلمۂ شہادت کا
بوجہل کا وہ عالم، شرم کا خجالت کا

آپؐ کی زباں میں تھا وہ اثر حلاوت کا
سرکشوں نے اپنایا راستہ اطاعت کا

شوق سے کرو فاقے، باندھو پیٹ پر پتھر
یہ بھی اک طریقہ ہے اہتمامِ سنّت کا

کھل گئے حلیمہ پر برکتوں کے دروازے
''آپؐ کا رُخِ زیبا آئینہ ہے رحمت کا''

فن یہ نعت گوئی کا اے خلشؔ نہیں آساں
پُل صراط سے ہوکر راستہ ہے جنّت کا

جب سے پیارا ہوا شعارِ نبیؐ
اپنا سب کچھ کیا نثارِ نبیؐ

رحمتوں کی گھٹا برستی ہے
مرحبا مرحبا دیارِ نبیؐ

انشاء اللہ بر سرِ محشر
ہے شفاعت پہ اختیارِ نبیؐ

مانتا تھا امین اور صادق
بوجہل کو تھا اعتبارِ نبیؐ

ہو مجھے دیدِ روضۂ اطہر
میرا دل بھی ہے بیقرارِ نبیؐ

بھیجتا ہوں درود آقاؐ پر
میرے اطراف ہے حصارِ نبیؐ

کچھ اس ادا سے نورِ ھدیٰ رونما ہُوا
اُمّی لقبؐ جو تھا ' وہ رسولِ خدا ہُوا

سُنتی رہی خدیجہؓ کہ کیا واقعہ ہُوا
سوچا ' کہ میں نے خواب جو دیکھا کھرا ہُوا

اک وقت تھا کہ سارے قبیلے عدو ہوئے
پھر یہ ہُوا ' کہ سارا عرب آپؐ کا ہُوا

احساسِ معشیت میں بندھے خود ستون سے
چالیس دن کے بعد ہی راضی خُدا ہُوا

اب کوئی باز پُرس نہیں آپؐ نے کہا
بخشی گئی خطا ' جو ہُوا سو ہُوا ' ہُوا

محشر میں مسکرائے گا داور یہ دیکھ کر
ہر نفس ہے نبیؐ کی طرف دیکھتا ہُوا

ایسے ہوئے مہاجرؓ و انصارؓ آشنا
آقاؐ نے کر دیا اُنہیں ایثار آشنا

انوار کا نہ تھا کوئی اسرار آشنا
رَب نے نبیؐ کو کردیا دیدار آشنا

سوئے ہوئے تھے بارِ امانت لئے ہوئے
تھے مصطفیٰؐ سے حیدرِ کرّارؓ آشنا

کچرا نہیں پڑا تو عیادت کو چل دیے
بُڑھیا خجل تھی دیکھ کے تیمار آشنا

ابنِ غلام فوج کا سالار ہوگیا
عثماںؓ علیؓ بھی ہوگئے سالار آشنا

آقاؐ سے کنگنوں کی بشارت سُنی خلشؔ
تو ہوگئے سراقہؓ بھی سرکارؐ آشنا

ٹھہرے گا کون آپ کی عظمت کے سامنے
ماں باپ ہیچ اُن کی محبّت کے سامنے

جنّت سے ہم کریں گے نظارہ وہ دل نشیں
یارب ! دیارِ طیبہ ہو جنّت کے سامنے

جاہ و جلالِ قیصر و کسریٰ کی کیا بساط
بھرتا ہے پانی، شانِ رسالت کے سامنے

بولے ابودجانہؓ سپر بن کے آپؐ کی
جاں چیز کیا ہے اُنؐ کی حفاظت کے سامنے

خوئے کمان اکڑی ہوئی گردنوں کو دی
ہیں سرنگوں نبیؐ کی اطاعت کے سامنے

کچرا جو ڈالتی تھی وہ بُڑھیا ہوئی خجل
ہے دست بستہ اُن کی عیادت کے سامنے

دانشوری کا زعمِ فراست ہے کیا خلشؔ
اُمّی لقبؐ کی فہم و بصیرت کے سامنے

فضلِ خدا سے سایۂ رحمت میں آگئی
اُمّت تمام اُنؐ کی شفاعت میں آگئی

انگیز کی جو آپؐ نے تلخی قریش کی
نُطقِ نبیؐ کے وصفِ حلاوت میں آگئی

تھی دشمنی جو اوس کی، خزرج کی باہمی
ساری پناہِ درسِ اُخوت میں آگئی

اُمّی لقبؐ نے درس دیا آگہی کا جب
دانشوروں کی عقل بھی حیرت میں آگئی

یثرب کو جب نبیؐ نے، مدینہ بنا دیا
ملّت جو منتشر تھی جماعت میں آگئی

رسّی خدا کی ہاتھ سے چھوٹے نہ دوستو
غافل ہوئی جو قوم ہلاکت میں آگئی

وعدہ کیا جو رب نے وہ پورا ہُوا خلشؔ
اُمّت تمام سایۂ نصرت میں آگئی

نعت رِضواں اگر مری سُنتا
وجد کی کیفیت میں سَر دُھنتا

اُس کے محبوبؐ سے محبّت کر
ورنہ فریاد رَب نہیں سُنتا

جان کر بولہب نے کفر کیا
وہ جہنّم میں کیوں نہیں بھُنتا

مَیں جُلاہا نہیں بَنا ورنہ
مدحِ آقاؐ میں شعر ہی بُنتا

راہِ طیبہ میں عمر کٹ جاتی
کچھ نہ کرتا تو خار ہی چُنتا

قالبِ عنکبوت مِل جاتا
بر درِ ثور تار ہی تنتا

اِذنِ طیبہ خلشؔ جو مل جاتا
کوئی نادار خواب کیوں بُنتا

میم حا میم دال نام اُنؐ کا
باز گشتِ وحی کلام اُنؐ کا

قبلِ تخلیقِ آدم و حوّا
لوحِ محفوظ میں تھا نام اُنؐ کا

جیسے اُترے کوئی بلندی سے
کیسا بے مثل ہے خرام اُنؐ کا

حاصلِ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ
گونجتا ہے اذاں میں نام اُنؐ کا

ہم ہیں تبلیغِ دین کے وارث
مُستعار ہم پہ ہے یہ کام اُنؐ کا

بے شمار آپؐ پر درود و سلام
ذکر کرتا ہوں صبح شام اُنؐ کا

مَیں کہ نا چیز ہوں خلشؔ لیکن
لُطف یہ ہے کہ ہوں غلام اُنؐ کا

یہ نظمِ خدا ہے کہ اذانوں کی صدا میں
گونجے ہے سدا نامِ نبیؐ ارض و سما میں

اوصاف مثالی ہیں مرے راہ نُما میں
قرآن جھلکتا ہے ہر اک طرزِ ادا میں

اللہ رے سرکارِ دو عالم کی قناعت
پیوند پہ پیوند لگاتے ہیں قبا میں

اک معجزہ یہ ہے کہ پسینہ ہے معطّر
اک یہ کہ لعاب آپ کا شامل ہے دوا میں

ہے وردِ زباں میرے درودوں کی سلامی
پھر کیوں نہ ہو تاثیر مرے حرفِ دعا میں

رو رو کے بخشوائیں وہ کر کے دعا مجھے
اس درجہ چاہتے ہیں مرے مصطفیٰؐ مجھے

کھا کر ترس وہ اذنِ حضوری عطا کریں
اے فرقتِ رسولؐ ذرا یوں رُلا مجھے

مجھ کو ضیاء ملی ہے سراج المنیرؐ سے
یہ سر پھری ہوائیں بجھائیں گی کیا مجھے

میں اُن کا میزباں ہوں خدا جن کا میزباں
یثرب تھا مَیں، نبیؐ نے مدینہ کیا مجھے

اک خشک پیڑ تھا میں کسی لاش کی طرح
لمسِ رسولؐ دے کے گیا ہے بقا مجھے

اے کاش! آپؐ خواب میں آ کر یہ حکم دیں
تو نے خلشؔ جو نعت کہی ہے سنا مجھے

دِلوں پہ ثبت اگر سکۂ رسالتؐ ہے
خوشی منایئے ایماں ابھی سلامت ہے

میں ایک بندۂ ناچیز ہی سہی یارب
مگر مجھے ترے محبوب سے محبت ہے

نبیؐ کا طوقِ غلامی پہن کے اِتراؤں
مرے لئے تو یہی تمغۂ رسالت ہے

جہاں سموم قرینہ صبا کا سیکھ گئی
وہیں کے سایۂ دیوار و در کی حسرت ہے

خلوص ہے تو چلو مصطفیٰؐ سے مِل آئیں
نمازِ مسجدِ نبویؐ بڑی سعادت ہے

نبیؐ نے پھر کسی زانو پہ سر نہیں رکھا
رفیقِ غارؓ کے حصّے میں یہ سعادت ہے

اگر زباں پہ تریؐ گفتگو نہیں آتی
مرے نصیب میں یہ آبرو نہیں آتی

نہ ملتی بھیک اگر آپؐ کے پسینے سے
شعارِ گل میں مہکنے کی خُو نہیں آتی

ہزار روکئے آنسو چھلک ہی پڑتے ہیں
نبیؐ کی یاد کبھی بے وضو نہیں آتی

مرا طریق، مساکین کی خبر گیری
وگرنہ میری دعا سُرخرو نہیں آتی

خدا کی نعت نہ پڑھتا اگر وہ قرآں میں
مجالِ نعت بشر میں کبھو نہیں آتی

محاذِ جنگ سے پسپائی اختیار کرے
کہ قیصری بھی ترے روبرو نہیں آتی

ادا حقیر سے حقِ مدح سرائی ہو
پھر اس کے بعد قلم ہو نہ روشنائی ہو

تمہیں کچھ اس کی خبر ہے کہ کس کی دائی ہو
حلیمہ خوب مقدّر لکھا کے لائی ہو

نبیؐ کے اُسوہَ حسنیٰ کی پیروی لازم
تو پھر ہمارا بچھونا بھی اک چٹائی ہو

یہ خوشبوؤں کی نفاست' گلوں کی رعنائی
بہار جیسے مدینے سے ہو کے آئی ہو

وضو حضور کا جذبہ وہ جاں نثاروں کا
کہ ایک بوند زمیں پر نہ گرنے پائی ہو

جہاں سے حضرتِ حسّانؓ نعت کہتے تھے
خدا کرے کہ وہاں تک مری رسائی ہو

حضور رحمت و حکمت کے اس مقام پہ ہیں
خلشؔ لعابِ دہن بھی جہاں دوائی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ترے بِن مرے مکّی مدنیؐ
قُرب رب کا نہیں ممکن مرے مکّی مدنیؐ

میں کہ نا چیز ہوں لیکن مرے مکّی مدنیؐ
اپنے پیاروں میں مجھے گِن مرے مکّی مدنیؐ

آپؐ کے رنگ میں رنگ لوں تو کوئی بات بنے
اپنا ظاہر ہو کہ باطن مرے مکّی مدنیؐ

آپؐ اُمّی تھے مگر علم سکھایا ایسا
فتنہ گر ہوگئے مومن مرے مکّی مدنیؐ

بوجہل کو بھی جہنم سے بچانا چاہا
دشمنِ جاں کے بھی محسن مرے مکّی مدنیؐ

آپؐ کے ذکر کی رفعت کے گواہوں میں ہیں
یہ موذّن 'یہ موذِن مرے مکّی مدنیؐ

تحفۂ نعت ہو مقبول یہی حسرت ہے
کاش پھر جائیں مرے دِن مرے مکّی مدنیؐ

شبیہہ نور سے تعبیر ہے محمدؐ کی
ہلال و شمس میں تنویر ہے محمدؐ کی

خدا نے وعدہ کیا رفعنا لَکَ ذِکرَک
اذان کیا ہے یہ تشہیر ہے محمدؐ کی

کلامِ پاک پڑھو، سیرتِ نبیؐ دیکھو
کتاب رب کی ہے، تفسیر ہے محمدؐ کی

کرے جو دور ہر اک ذہن و دل کی بیماری
حدیثِ پاک وہ اکسیر ہے محمدؐ کی

اُسی کو سایۂ رحمت ملے گا محشر میں
وہ جس کے خلق میں تاثیر ہے محمدؐ کی

درِ رسول سے اُٹھیں خلشؔ یہ ناممکن
ہمارے پاؤں میں زنجیر ہے محمدؐ کی

بخت کی جب کارفرمائی ہوئی
تب حلیمہؓ آپؐ کی دائی ہوئی

ہے ہَوا کے دوش پر خوشبو سوار
ہو نہ ہو طیبہ سے ہے آئی ہوئی

عرصۂ محشر کا منظر سوچئے
ہر نظر اُنؐ پر ہے للچائی ہوئی

خاص نسبت سے ہیں ورنہ عام تھے
آپؐ کے والد ہوئے' مائی ہوئی

دانشِ اُمّی لقب کے سامنے
سرنگوں ہر ایک دانائی ہوئی

ہر مہک اُنؐ کے پسینے کے نثار
جس سے ہر خوشبو ہے مہکائی ہوئی

ایسی نہ کسی عطر نہ لوبان کی خوشبو
تھی انؐ کے پسینے میں عجب شان کی خوشبو

بوبکرؓ ، عمرؓ ، مرتضیٰؓ ، عثمانؓ کی خوشبو
چاروں میں بسی تھی شہہِ ذیشان کی خوشبو

دشمن کو نظر آئے درِ ثور پہ جالے
مکڑی کو ودیعت ہوئی دربان کی خوشبو

بے مثل برادر ہوئے انصارؓ و مہاجرؓ
احسان میں گھل مل گئی ایمان کی خوشبو

نعتوں کی مہک اٹھے خلشؔ کیوں نہ قلم سے
در آئی مرے قلب میں حسّانؓ کی خوشبو

اے عازمِ دیارِ نبیؐ کیوں ملول ہے
طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

مرنے کے بعد پاؤں اگر جنّت البقیع
سو بار موت آئے تو مجھ کو قبول ہے

قربان کیوں نہ جاؤں میں اپنے نصیب پر
میرا بھی شاعرانِ نبیؐ میں شمول ہے

محبوب مشغلہ ہے درود و سلام کا
کچھ بھی کہے کوئی یہ ہمارا اصول ہے

یہ سوچ کر ہی نعتِ نبیؐ لکھ رہا ہوں میں
خوش ہو گئے حضورؐ تو محنت وصول ہے

ہے آرزو کہ داورِ محشر بھی یہ کہے
اِس کا خلشؔ ہے نام ، غلامِ رسولؐ ہے

جب شبِ اسریٰ وہ پہنچے کبریا کے سامنے
بخششِ اُمّت کا غم تھا مصطفیٰؐ کے سامنے

آپؐ کی تیئیس سالہ زندگی سے سیکھئے
کیسے جلتا ہے دِیا، پاگل ہَوا کے سامنے

پاسبانی کا یہ منظر تھا، دہانِ ثَور پر
بن گئی مکڑی سِپَر جالا بنا کے سامنے

مال و اسبابِ غنیمت آپؐ نے لَوٹا دیا
دُخترِ دائی حلیمہؓ کو بُلا کے سامنے

اَلاماں شعبِ ابی طالب کے مشکل تین سال
ہیچ ہر نعمت ہوئی صبر و رضا کے سامنے

یوں سنورتے تھے صحابہ دیکھ کر خُلقِ نبیؐ
جیسے سجتا ہے کوئی شیشہ سجا کے سامنے

کاش! پوری خواب میں ہو اے خلشؔ یہ آرزو
نعت پڑھوائیں نبیؐ مجھ کو بٹھا کے سامنے

اے بشر تو مبتلا ناحق پریشانی میں ہے
تیری ہر مشکل کا حل آیاتِ قرآنی میں ہے

ذاتِ احمدؐ آسمانوں سے بھی ہو کر آ گئی
اس نے دِکھلایا کہ یہ بھی حدِّ امکانی میں ہے

صرف پڑھے گا اِسے تو کلمۂ طیّب ہے یہ
غور کیجے گا تو دریا بوند بھر پانی میں ہے

دانشِ اُمّی لقبؐ کا درسِ علم و آگہی
جب سے دیکھا علم و دانش غرق حیرانی میں ہے

اِذنِ رب سے اے حلیمہؓ بن گئی قسمت تری
رحمتِ عالمؐ کی برکت اس فراوانی میں ہے

یہ جو سجدے کا نشاں ہے، داغ لگتا ہے تمھیں؟
حشر میں تم ہی کہو گے نور پیشانی میں ہے

غرق جب ہوتا ہوں حمد و نعت کے وجدان میں
یوں لگے سرگوشیاں کرتا ہے کوئی کان میں

پردہ داری معشیت کی کیجیو میرے خدا
مجھ کو رُسوا کر نہ دینا حشر کے میدان میں

اُس مسلماں کی بصارت بھی، بصیرت بھی گئی
حل مسائل کا جسے ملتا نہیں قرآن میں

جو عدالت میں عمرؓ ہوں، اور تجارت میں غنیؓ
وہ کمی بیشی کبھی کرتے نہیں میزان میں

کیا پشیمانی تمھیں ہوتی نہیں رحمٰن سے
نعمتیں گِنوائیں جس نے سورۂ رحمٰن میں

آپؐ محبوبِ خدا ہیں، اُس سے نمٹے گا خُدا
جو بھی گستاخی کرے گا مصطفٰیؐ کی شان میں

قصرِ قیصر ساعتِ میلاد پر تھرّا گیا
بجھ گیا زرتُشت کا آتش کدہ ایران میں

خُلق کا بے روح پیکر تھی خلشؔ انسانیت
آپؐ کی بعثت ہوئی تو جان آئی جان میں

COMPLIMENTARY BOOK
National Council for Promotion
of Urdu Language
New Delhi

قطعات

بہ چشمِ نم عبادت کر رہے ہیں
بڑی منّت سماجت کر رہے ہیں
دعا ہے بخششِ اُمّت کی لب پر
اسی خاطر وہ زحمت کر رہے ہیں

COMPLIMENTARY BOOK
National Council for Promotion
of Urdu Language
Jasola, New Delhi

ہیں محمدؐ رحمت اللّعالمیں
روبرو رب کے سر عرشِ بریں
ہے وہاں بھی فکر اُمّت کی انہیں
مرحبا صلِّ علیٰ صد آفریں

مَیں سزاوارِ ثنائے شہِ کونین نہیں
نعت گوئی کے بنا دل کو مگر چین نہیں
اے خلش ختمِ رُسُل شافعِ محشر بھی ہیں
اُن کے شیدائی کو اندیشۂ دارین نہیں

آخری حج کی گھڑی، خطبہ دیا تو کہہ دیا
جُزوِ حُبِّ مصطفیٰؐ حُبِّ علی کو کہہ دیا
اب کسی کے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں
احمدِ مختارؐ نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا

ESTD.: 1939 Tel. 2542658

3

Siraj e Muneer

Collection Hamd & Naat

By

Iqbal Khalish

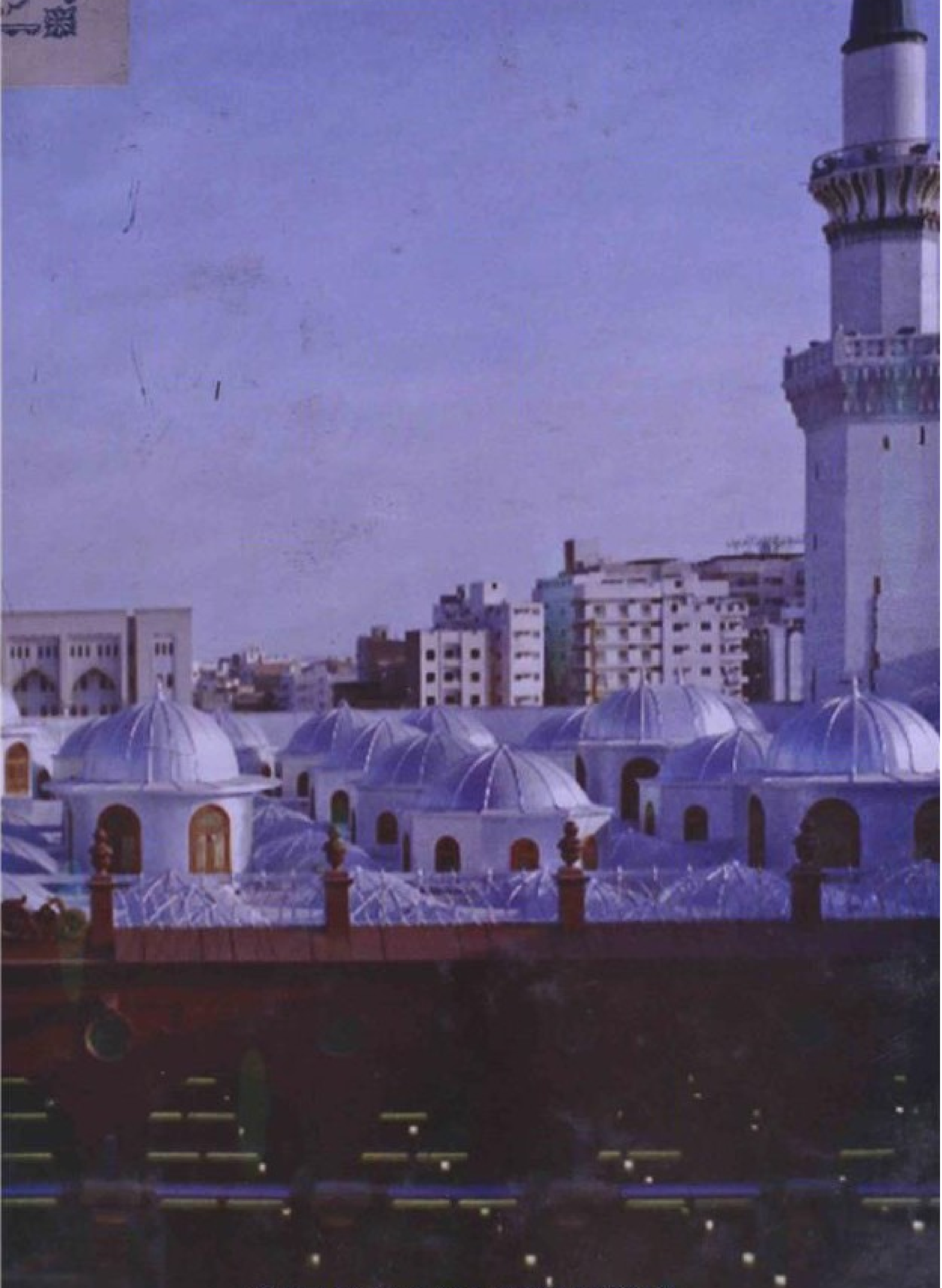

Sajid Digital Akl. 9923453010